

مؤسس
وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشۂ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ
حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

مسلک اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا
بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA, BAREILLY SHAREEF

فائل 1983ء
نومبر دسمبر

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیشکش تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

۹۲/۹۶ھ

یادگار مفتی اعظم علامہ مصطفٰے رضا خاں علیہ الرحمۃ



ماہنامہ سُنّی دُنیا

بریلی شریف



ناشر و نگراں

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری قائم مقام مفتی اعظم



وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

مرکز اہل سنت

اہلسنت

بریلی شریف سے شائع ہونے والا علمی مذہبی روحانی اور اصلاحی ترجمان

سرپرست و نگران اعلیٰ
قائم مقام مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مفتی اختر رضا
خاں صاحب ازہری

ماہنامہ
سنی دنیا

مدیر
جناب عبدالنعیم عزیزی
ایم۔ اے۔ بی۔ ایس سی
(علیگ)

جلد ۱-۲

صفر المظفر و ربیع الاول ۱۴۰۴ھ نومبر دسمبر ۱۹۸۳ء

شمارہ ۱۲-۱۳

نگراں و پرنٹر

نبیرۂ اعلیحضرت مولانا منان رضا خاں صاحب منانی

اس دائرے میں سرخ نشان اگر نظر آئے تو سمجھ لیجئے آپ کا زر تعاون ختم ہو چکا ہے براہ کرم سال آئندہ کے لئے دوبارہ زر تعاون ارسال فرمائیں۔

سالانہ زر تعاون ۲۵ غیر ممالک سے ۸۵ ہندوستانی سکوں میں۔

مجلس ادارت اعزازی

حضرت مولانا سبطین رضا خاں صاحب

حضرت مولانا تحسین رضا خاں صاحب

حضرت مولانا قمر رضا خاں صاحب

حضرت مولانا سید شاہد علی صاحب

حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی

حضرت مولانا اسلم بستوی صاحب

خط و کتابت کا پتہ

مدیر/منیجر ماہنامہ سنی دنیا ۸۲
سوداگران بریلی شریف۔ رضا نگر

پبلشر اختر رضا خاں، پرنٹر منان رضا خاں نے ناظم برقی پریس بریلی شریف سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ سنی دنیا سے شائع کیا

جھلکیاں اس شمارے کی

بابِ سخن

عبدالنعیم عزیزی علیگ

وہ کہ جس کے سبب جہانوں کی تشکیل اور مخلوقات کی تخلیق ہوئی۔ جو اصل تکوین عالم کائنات کا محسن اعظم فخر آدم و بنی آدم نور مجسم اور رحمت عالم ہے۔ جس کی بقاء سے کونین کی بقا ہے۔ اور جس کی رحمۃ العالمینی کے طفیل خدا کے منکر دل اور اس جانِ رحمت کے باغیوں پر عتاب نازل نہیں ہوتا۔ اس رؤف و رحیم کی مقدس اور پاکیزہ شان میں گستاخی اور دشنام طرازی کا ایک سلسلہ ابتدا سے ہی چلا آرہا ہے اور ابتدا شیطان لعین نے کی۔ اور ہر دور میں اسی کی ذریت اسی کے ماننے والے اور اسی کی صفات سے متصف انسانوں نے اس کائنات کے محسنِ اعظم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں اور اس کی دائمی عظمتوں کے خلاف بغاوت کی تحریک شروع کی بعد آج بھی ان کی باغیانہ اور شیطانی تحریک جاری ہے

ان میں وہ لوگ جو اس جانِ جہان اور جانِ ایمان کے کلمہ گو نہیں اس کی شریعت اور اس کے اصول ماننے والے نہیں ظاہر ہے کہ ان سے اس کی ہر طرح کی مخالفت کی امید کی جاسکتی ہے انھوں نے گستاخیاں بھی کیں دشنام طرازیاں بھی کیں اور آخر کیفر کردار کو پہنچے۔

آج بھی ان کھلے ہوئے کفار و مشرکین کا بولہبی و بوجہلی مشن جاری ہے کھلے ہوئے چہروں میں کچھ چہرے ایسے ہیں جنھوں نے مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں بھی کیں ہیں۔ نعتیں بھی لکھیں ہیں مضامین و مقالے بھی لکھے کتابیں بھی لکھیں ہیں لیکن ہم ان کی تعریف پر اتراتے نہیں بغیر ایمان لائے تعریف کیا معنی جو تعریف کرکے ہدایت کی راہ پا جائے قابل تعریف تو وہ ہے۔ میرے نبی کا تو نام ہی ایسا ہے جو تعریف و توصیف سے بھرپور ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (خوب سراہا ہوا) اور جس کی تعریف خالق کائنات کرتا ہو۔ ورفعنالک ذکرک کہہ کر جن کے ذکر کو بلند کر رہا ہو۔ جن کی نعت قرآن ہے اور تمام اگلی آسمانی کتابیں جن کی نعت سے پُر ہوں جن کو سراہنے کے لئے جن کے بارے میں اطلاع اور خوشخبری دینے کے لیے انبیاء و رسل آئے بھلا ان کے ذکر کو کوئی گھٹا کیسے سکتا ہے اور نہ ہی مخلوقات میں اتنی طاقت ہے کہ ان کی صحیح تعریف کرسکے ہاں غلاموں کا کام تعریف کرنا ہے اور دشمنوں کا کام تنقیص و توہین۔

آج بھارت میں گستاخئ رسول میں کچھ غیر مسلم اپنی شیطانی حرکت کا ارتکاب کرنے میں پیش پیش نظر آرہے ہیں حیرت تو اس بات پر ہے کہ سرکار کی شان اقدس میں گستاخی پر مبنی ان کی کتابیں گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں اور اسکولوں و کالجوں کے کورس میں داخل ہیں۔

اس سلسلہ میں بہار کے دو گستاخ مصنفین مہا پرشاد اگیلا اور دھن پتی نے اپنی جس شیطنت کا

دیا ہے اور رحمان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جیسے اب تک حملے کئے ہیں اس سے غیر متعصب غیر مسلم بھی ان سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم سُنّی مسلمانوں میں آج بھی حرارت ایمان ہے۔ بھاگل پور سے لیکر پٹنہ اور بنارس تک کے سُنّیوں نے اس کے خلاف غم و غصّہ کا اظہار کیا جلسہ جلوس نکالے مذمت کی اور صوبہ بہار کے بہر حال ان ملعونوں کے خلاف ایکشن کیا۔ لیکن ابھی یہ قصہ ختم نہیں ہوا اتر پردیش میں بھی اس طرح کے فتنے پنپ رہے ہیں اور حیرت ہے ہمارے اپنے لوگ عقلاء علماء قائدین خاموش ہیں۔

تو تن سماجک وگیان بھاگ ایک جس کے مصنفین ہیں ڈاکٹر راج چھتر مصری ایم۔ پی ڈگری کالج الہ باد اور ہر دیوگپت بیالسی انٹر کالج جلال پور جون پور یہ گستاخانِ رسول اسی کتاب کے سبق ص۹ پر اسلام دھرم جس کا عنوان ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

وہاں کے کعبہ (مندر) میں آکاش سے گرے ہوئے کالے رنگ کے گھناکار پتھر کی پوجا ہوتی تھی (تیسری لائن)

پرارمبھ میں محمدؐ صاحب گڈریئے کا کام کرتے تھے۔ (پانچویں لائن)

اس بھرمٹ میں یہودی سمپرک کے کارن ان کی دھارمک چتینا جاگرت ہوئی (نویں لائن پر)

محمدؐ صاحب نے شراب پینے کا آدیش دیا۔ (آخری لائن)

اسی کتاب کے سبق ع۸ میں عیسائی دھرم کے عنوان سے جو پاٹھ ہے اس میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی توہین کی گئی ہے۔

ہم اس پر زیادہ تبصرہ نہ کرکے صرف اتنا کہتے ہیں کہ کیا اس طرح کی باتیں سُن کر پڑھ کر جان کر خاموش رہنے کا وقت ہے؟ بریلی کے مسلمانوں نے مختلف مواقع پر اس کے خلاف احتجاج کیا ہے اور حکومت کو لکھ کر بھیجا ہے۔ ابھی تک کاروائی نہیں ہوئی ہے حکومت میں پیش پیش حضرات اور قوم مسلم کے قائدین کہاں ہیں بیدار ہوں اور حکومت سے نہ صرف یہ کتاب ضبط کرائیں بلکہ ان ملعونوں کو سزا بھی دلوائیں۔ تاکہ آئندہ کسی اور شیطان کو گستاخی کرنے کی جرٔت نہ ہوسکے۔

اب ایک سوال ابھر کر سامنے آتا ہے کہ ان کھلے باغیان مصطفٰے اور دشمنان رسول کو اپنی دشمنی اور کدورت کو دلوں سے نکال کر زبان و قلم کی نوک پر لانے کی ہمّت کیسے ہوئی۔ انھیں حوصلہ کہاں سے ملا تو ایک بات تو ظاہر ہے کہ خود ہی ہماری بزدلی بدعملی اور کمزوری ایمان نے انہیں یہ جرات دی لیکن دوسری طرف جب ہم گھر کے بھیدیوں باغیوں اور غدّاروں پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ حوصلہ ان ہی کا دیا ہوا ہے۔ یہ وہی وہ لوگ ہیں جو دور رسالت میں بھی خود کو مسلمان اور مومن کہتے تھے صدق دل سے نبی مکرم پر ایمان لانے کی قسمیں کھاتے اور حضور علیہ السّلام کے رسول ہونے ان کو رسول ماننے کی شہادت دیتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا کردار

تھا کہ اپنے آپ کو دانشور اور معزز سمجھتے ہوئے عامۃ المسلمین کو احمق اور حقیر سمجھتے تھے اپنے لئے الگ دانشکدہ اور مسجد تعمیر کرنے کی شدید خواہش رکھتے تھے کفار کو بھی قابل لحاظ جانتے تھے ان کے خلاف محاذ آرائی سے اجتناب کرتے اور کسی مذہبی گروہ بندی سے خود کو آزاد و غیر جانبدار رکھتے اور غزوات میں شرکت سے معذرت کر لیتے نبی پر طعن و اعتراض کرتے ان کی گستاخی کرتے اور پوچھ گچھ کرنے پر صاف مکر جاتے اور اسے ہنسی اور مزاح قرار دیتے اور قسمیں کھا کر کہتے کہ ہمارا مقصد گستاخی نہ تھا۔

دور رسالت کا یہ گروہ اور وہ دوسرا گروہ جو صحابہ کرام کا تھا نبی کے نام پر زندہ رہنے اور مرنے والے مومنین کا گروہ ان دونوں گروہوں میں بظاہر کوئی فرق نہ تھا خدا اور رسول قرآن کلمہ اور قبلہ بھی ایک نماز روزہ حج و زکوٰۃ میں بھی اتفاق لیکن دیکھئے اصلیت کدھر تھی اور کوتاہیاں کدھر تھی یہی گروہ منافقین کا تھا اور جب ان کی منافقت کھل گئی ان کی منافقت کھل کر سامنے آگئی تو اللہ اور اس کے رسول جس نے خود اتحاد بین المسلمین کی دعوت دی ہے۔ اس نازک موقع پر بھی دوسرے گروہ کے خلاف فتویٰ دینا ضروری جانا اور ان کی زبانی معذرت کے باوجود فرمایا۔ یہ بے ایمان ہیں کافر ہیں جھوٹے اور منافق ہیں سورہ بقرہ۔ توبہ وغیرہ میں ان منافقوں کی صراحت ہے۔ اصول دین اور عبادات کے اتفاق کے باوجود یہ فتویٰ دیکر ان کو ملت اسلامیہ سے خارج کیوں کیا گیا تنقیص رسالت توہین رسالت اور گستاخئ رسول کی بنا پر۔

یہی وہ لوگ ہیں جو کل بھی کلمہ پڑھنے کے دعویدار تھے اور آج نہ صرف کلمہ گو ہونے بلکہ کلمہ پڑھانے اور اسلام کی دعوت کو عام کرنے کے دعویدار بھی ہیں لیکن اب ان کے چہرے چھپے نہیں رہے یہی وہ لوگ ہیں جو مر گئے مر کر مٹی میں مل گئے فتنہ کا بیج بو گئے اور کھلے کفار و مشرکین کو رسول کی گستاخی کرنے کا حوصلہ دے گئے یہ کہکر "نبی ایک معمولی بشر ہیں۔ ہماری طرح نبی ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہیں ان کی حیثیت محض ایک گاؤں کے چودھری اور ایک ڈاکیہ کی ہے۔ ان کا علم شیطان سے کمتر ہے ان کا علم پاگلوں بچوں اور جانوروں کے برابر ہے انہیں کچھ اختیار نہیں یہ وادی مقدس کے چروا ہے ہیں وغیرہ وغیرہ"۔ معاذ اللہ۔ صد معاذ اللہ۔

کھلے ہوئے مشرکین و کفار نے جب یہ دیکھا کہ یہ کلمہ گو یہ قرآن و نماز کے پڑھنے والے حج و زکوٰۃ ادا کرنے اور روزہ رکھنے والے جبہ و دستار زیب تن کرنے والے اپنے نبی کو جو جان و ایمان و مدار ایمان ہے اسی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ منہ بھر بھر کر اس کے خلاف گالیاں بکتے لکھتے اور چھاپتے ہیں تو ہم ان سے پیچھے کیوں رہیں۔

اب اس صدی میں اور اس نازک دور میں اسباب کی ضرورت پھر آن پڑی ہے۔ کہ مسلمان نبی کی عظمت کے لئے متحد ہو جائیں اور منکرین عظمت رسول کو چھانٹ کر علیحدہ کر دیں اتحاد بین المسلمین یقیناً ضروری ہے مگر اس کا معیار صرف اور صرف حضور علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔ اللہ و رسول قبلہ و قرآن اور عبادات کا اقرار و عمل ہی کافی نہیں بلکہ مومن و مسلمان ہونے کے لئے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دل و جان سے ادب و احترام ضروری ہے اور اس احترام کا

کا تقاضا ہے کہ بارگاہ رسالت کے گستاخ کے ساتھ کسی قسم کی محبت و عقیدت نہ رکھی جائے خواہ وہ باپ شیخ۔ استاد کوئی بھی ہو آج ضروری ہے کہ خانقاہوں کے ذمہ داران مدارس کے اساتذہ علماء خطباء مقررین، مناظرین، قائدین مل کر ایک جگہ بیٹھ کر اس پر غور وفکر کریں اور وہ مسلک جو صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین کا تھا۔ جو مسلک اجمیر، کلیر، مارہرہ، کچھوچھہ اور بریلی والے کا ہے۔ جو آج مسلک اعلیٰحضرت کہلاتا ہے۔ اور جو حقیقی سنیت ہے۔ اس کی زبردست اشاعت ہو اور صلح کلیت کی روش پر گامزن لوگ صحیح عقیدہ کے راستہ پر آجائیں اور جو کھل گئے ہیں یا جن کو کھلنا ہے اسلام کی سرخروئی یا اس کی برائی اور کامیابی و کامرانی اکثریت پر نہیں بلکہ صحیح عقیدہ کی توانائی پر ہے۔

منقبت در شان سیدی اعلیٰحضرت قدس سرہ

تاجدارِ اہلسنت السّلام — عالم علم شریعت السّلام
پیکرِ رشد و ہدایت السّلام — اے امامِ اہلسنت السّلام
حامئ اہلِ سنن احمد رضا
ماحئ اہلِ فتن احمد رضا

قطبِ دوراں مرشدِ اہلِ صفا — آپ ہیں عشقِ الٰہی میں فنا
آپ ہیں محبوبِ محبوبِ خدا — رہنمائے حق امام احمد رضا
فتنۂ و شر کی بلا سر سے ٹلے
مہر و الفت کی ہوا پھر سے چلے

ہیں مسلمانوں پہ حملے جابجا — قید ہوتے ہیں مسلماں بے خطا
دور یہ ہے اب جفا و جور کا — کچھ عجب احوال ہے اس دور کا
بول بالا ہو سدا اسلام کا
ہو وظیفہ مصطفےٰ کے نام کا

پیشوائے حق شہا احمد رضا — آفتابِ اہتدیٰ احمد رضا
نائبِ خیر الوریٰ احمد رضا — عاشقِ خیر الوریٰ احمد رضا
اس مظفر پہ کرم فرمائیے
آرزوئیں دل کی بھی بر لائیے

از: مفتی مظفر احمد بدایونی خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند مہتمم جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج بدایوں

کلام امام

اعلحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کے زلف دوتا کی قسم

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالق ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

ضیائے قرآن

ادارہ

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ہ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ خلاصہ تفسیر من اللہ نور کی تفسیر جلالین میں یوں ہے ھوالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہی اللہ کی طرف سے نور ہیں۔ قد جآءکم برھان من ربکم بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی خلاصہ تفسیر واضح دلیل سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی سچائی پر ان بے شمار معجزات دلیل ہیں جیسا تفسیر جلالین میں ہے۔ وھوالنبی صلے علیہ و یعنی برہان من ربکم سے مراد حضور ہی کی ذات ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ اور ہم نے تمہیں سارے جہاں کے لئے رحمت بناکر بھیجا۔ خلاصہ تفسیر آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً سارے جہانوں کے لئے رحمت کہا گیا ہے ملک انس وجان ومومنین کافرین سبھوں کے لئے حضور رحمت ہیں اور آپ کی رحمت عام جامع کامل وشامل ہے تمام اجسام اور ارواح کو تمام ذوی العقول وغیر ذوی العقول کو اور جو ذات کہ تمام عالمین کے لئے رحمت ہو ضروری اور لازمی ہے کہ وہ تمام عالمین میں افضل واشرف ہو۔

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں پچھلے خلاصہ تفسیر نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے جو حضور کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی ۔۔۔۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

واستغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا الرحیما۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی سفارش فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ہ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتے۔

ادارہ

بہارِ حدیث

صحیح مسلم شریف میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آئے اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے اس گھر میں نہ تمھیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔

صحیح بخاری و مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہتے ہیں میں بچہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہتا تھا کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا حضور نے ارشاد فرمایا بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔

ابو داؤد و ترمذی و حاکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ۔ اور امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی کی روایت میں یوں ہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ۔

امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و حاکم وحشی بن حرب رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ارشاد فرمایا مجتمع ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لئے اسی میں برکت ہوگی ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ارشاد فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو عرض کی ہاں۔ فرمایا اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔

کلامِ حسن استادِ زمن

استاد زمن
حضرت علامہ
حسن رضا خاں حسن
قدس سرہٗ

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب
خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

پوچھے جاتے ہیں عمل میں کیا کہوں
تم سکھا جاؤ مِرے مولا جواب

میری عاصی ہے تیری شانِ کریم
پرسشِ روزِ قیامت کا جواب

پلتے ہیں ہم سے نکمے بے شمار
ہے کہیں اس آستانہ کا جواب

روزِ محشر ایک تیرا آسرا
سب سوالوں کا جوابِ لاجواب

مہ و مہر ذرّے ہیں ان کی راہ کے
کون دے نقشِ کفِ پا کا جواب

تم سے اس بیمار کو صحت ملے
جس کو دے دیں حضرت عیسیٰ جواب

دیکھ رضواں دشتِ طیبہ کی بہار
میری جنّت کا نہ پائے گا جواب

جرم کی یاداش پاتے اہلِ جرم
الٹی باتوں کا نہ ہو سیدھا جواب

ہے حسن محوِ جمالِ روئے دوست
اے نکیرین اس سے پھر لینا جواب

باب الاستفتاء

جلوسِ محمدی جائز ہے

قائم مقام مفتیٔ اعظم حضرت علامہ
اختر رضا خاں ازہری صاحب
قبلہ مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ محسن انسانیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں چراغاں کرنا اور بارہ ربیع الاول شریف کو جلوس محمدی نکالنا اس میں حمد ہائے پروردگار عالم ونعت رسالت پڑھنا اور بارگاہ رسالت میں درود وسلام کے نغمے پیش کرنا عندالشرع جائز ہے کہ نہیں زید کہتا ہے کہ استقبال کا جلوس اور روانگی پر مشایعت کا جلوس تو ضرور ثابت ہے اس کے علاوہ نہیں جلوس کی شکل میں اجتماعی حیثیت سے بازاروں میں گشت کرنا ثابت نہیں چونکہ یوم ولادت پر نہ استقبال ہے نہ مشایعت اس لئے اس موقع پر بھی جلوس نکالنا ثابت نہیں بلکہ بارہ ربیع الاول کا جلوس محمدی مثل ایک ڈرامہ کے ہے اور شریعت میں ڈرامہ کی کوئی اصل نہیں نیز یہ سکھوں جینیوں شرنارتیوں کی سی نقل ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا قول استقبال و مشایعت پر تو ضرور جلوس ثابت ہے اس کے علاوہ نہیں عند الشرع درست ہے کہ نہیں عدم صحت کی صورت میں جو جلوس تاریخی روشنی میں ثابت ہے اُنکو مفصل بیان فرمائیں زید کا جلوس محمدی کو ڈرامہ سکھوں جینیوں شرنارتیوں کے جلوس سے تشبیہ دینا عندالشرع کیا حیثیت رکھتا ہے نیز زید جو اس تشبیہ کا دینے والا ہے اس پر کیا شرعی حکم لاگو ہوتا ہے اگر وہ امامت کے فرائض انجام دیتا ہو تو اس کی امامت درست ہے کہ نہیں مفصل طور پر کتب معتبرہ کے حوالہ جات نیز عربی وفارسی عبارات کے اردو تراجم کے ساتھ جواب شافی وکافی مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ دارالافتا کی مہر اور ادارے کے دیگر علماء کرام کے دستخطوں سے مزین فرمائیں۔

المستفتی۔ لئیق احمد جمالی سجادہ نشین آستانہ جمالیہ حضرت حافظ شاہ جمال اللہ صاحب قدس سرہٗ رامپور

۷۸۶/۹۲ الجواب۔ اللھم ہدایۃ الحق والصواب حضور سید عالم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم حضرت مولانا و سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وصحبہ وابنیہ الکریم الغوث الجیلانی وحزبہ وبارک وسلم کی ولادت باسعادت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم آیت اور اس کی بڑی نشانی اور ہم سکینوں حضور علیہ السّلام کے گداؤں پر رب قدیر کی بے بہا منّت ہے جس کا ذکر خود وہ منعم حقیقی اپنے کلام قدیم میں فرماتا ہے کہ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم الآیۃ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ الکرام) بھیجا نیز فرماتا ہے قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین۔ تمہارے پاس اللہ کا نور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور روشن کتاب آئی نور سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خازن میں ہے یعنی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم انما سماہ اللہ نوراً لانہ یھتدی بہ کما یھتدی بالنور فی الظلام۔

ترجمہ:۔ یعنی نور سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہیں اللہ نے ان کا نام اسی لئے نور کہا کہ وہ ہدایت کا ذریعہ ہیں جیسے اندھیرے میں روشنی نکالتی ہے۔

مدارک میں ہے او النور محمد علیہ السّلام لانہ یھتدی بہ کما سمی سراجاً ترجمہ:۔ یعنی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے کہ ان سے سیدھی راہ ملتی ہے جیسے آپ کا نام سراج ہے۔ نیز فرماتا ہے اپنے جلال وعزت کی قسم یاد فرماتے ہوئے کہ لام آیت میں لام توطئہ للقسم ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رءوف رحیم۔ یعنی مجھے اللہ کو اپنے عزت وجلال کی قسم بے شک تمہارے پاس رسول آیا جو تمہیں میں سے ہے۔ جس پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے اور تمہارے بھلے کا بہت خواہش مند اور مسلمانوں پر خاص مہربان وکریم ہے نیز فرماتا ہے والعصر یعنی قسم ہے زبان برکت نشان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمان برکت نشان کی قسم یاد فرمائی ہے

تفسیر خازن میں ہے۔ وقیل اراد بالعصر زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم بزمانہ کما اقسم بمکانہ فی قولہ لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد نبہ بذالک علیٰ ان زمانہ افضل الازمان واشرفہا۔

ترجمہ:۔ یعنی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وصحبہ وسلم کا زمانہ مراد لیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السّلام کے مکان کی قسم یاد فرمائی۔ یوں فرماکر کہ مجھے قسم ہے اس شہر کی۔ درانحالیکہ اے محبوب تم اس شہر میں مقیم ہو اللہ تعالیٰ نے اس طور سے اس طرف متوجہ کیا کہ حضور علیہ السّلام کا زمانہ سب زمانوں سے افضل واعلیٰ ہے اور آدمی کا زمانہ وہ ہے جس میں وہ موجود ہو۔ بالبداہت یہ زمانے کی قسم روحی فداہٗ سیدنا جان عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی مقدس ساعت کو بھی شامل ہوئی۔ اور باعتبار عموم عصر (زمانہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کے جملہ احوال حیات ووصال کو شامل ہوئی اور اس میں ہمارے نبی عظیم الشان علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی فضیلت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر بلکہ سب نبیوں پر ظاہر ہو گئی۔ کہ ان کی نسبت فرمایا تھا فسلم علیہ یوم ولد ویوم یموت الآیۃ یعنی عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام پر

سلام ہو جب وہ پیدا ہوئے اور جب وہ انتقال فرمائیں
اور جب زندہ اٹھائے جائیں اور یہاں زمان محمد مصطفےٰ
علیہ التحیۃ والثنا کی قسم یاد فرما کر اس کی عزت افزائی
فرمائی اور قسم بھی پورے زمانے کی یاد فرمائی اور جب
خدائے قدیر نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ اور
روح اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی یوں شان
شان بڑھائی تو بالضرورۃ ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کی عظیم آیت ہے جسے
یاد رکھنا اور اس کا ذکر کرنا عین سعادت ہے۔ اور اللہ
تعالیٰ عین رضا ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس نے خود اپنے
فضل و رحمت کے خوشی منانے کا حکم دیا ہے۔

قال تعالیٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ
فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون

تم فرماؤ کہ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت
اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن
دولت سے بہتر ہے ترجمہ رضویہ۔ اور عید میلاد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس اس میں میلاد مبارک خوشی منانے
اور اسکی یادگار قائم رکھنے کی ایک شکل ہے جو بلاشبہ
آیت کریمہ کے حکم کی تعمیل ہے اور اگر یہ آیت کریمہ
اور دیگر آیات بھی نہ ہوتیں تو اس جلوس کے جواز کے
لئے یہی کافی تھا کہ قرآن و حدیث میں کہیں اس سے
ممانعت وارد نہ ہوئی اور حرام وہی ہے جو شرعاً ممنوع
ہو تو اس پر جلوس مذکورہ کے ناجائز و حرام ہونے
کی بنا رکھنا کہ جلوس مذکورہ ثابت نہیں غلط و باطل ہے
بلکہ اس وجہ سے جلوس مذکورہ کو ناجائز و حرام کہنا
خود ناجائز ہے کہ قرآن کریم بلا دلیل کسی شے کو
محض بزور زبان حرام کہنے سے صاف منع فرماتا ہے

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ ولا تقولوا لما تصف
السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام
ترجمہ یعنی اسے نہ کہو جسے تمہاری زبانیں جھوٹ بیان
کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔

اور جب کہ معترض کو یہ تسلیم ہے کہ استقبال کا
جلوس ثابت ہے تو اس جلوس کی یاد کو بذریعہ جلوس
قائم کرنے سے کون سی آیت کون سی حدیث مانع
ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین
لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

حاشا للہ ہماری شرع مطہر یادگاروں کو بھلانے
کی ترغیب نہیں دیتی بلکہ یادگاروں کو قائم کرنے کی
تلقین دیتی ہے بلکہ یادگاریں قائم فرماتی ہے۔
اس کے ثبوت میں وہ آیت جو کچھ پہلے تلاوت ہوئی
دلیل کافی ہے اور سنئے اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت
عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں کی
طلب پر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ
دعا کرنا حکایت فرماتا ہے۔

قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا
انزل علینا مائدۃ من السماء تکون
لنا عیدا لاولنا واٰخرنا واٰیۃ
منک الآیہ۔

یعنی عیسیٰ ابن مریم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کی
کہ اے اللہ اے ہمارے رب ہمارے اوپر
آسمان سے خوان اتار دے جو ہمارے اگلے پچھلوں
کیلئے عید ہو جائے خازن میں اس کے تحت فرمایا
والمعنی نتخذ ذلک الیوم الذی تنزل
فیہ المائدۃ عید العظمۃ و نصلی فیہ

یمن ومن یجئ من بعدنا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم اس دن کو جس میں خوان اترے عید و خوشی کا دن منالیں جس کی ہم تعظیم کریں اور اس میں نماز پڑھیں ہم اور ہمارے بعد آنے والے لوگ نیز فرماتا ہے رب قدیر تعالیٰ فرماتا ہے۔

وذکر نعمۃ اللہ علیکم۔

یعنی اللہ کے احسان کو اپنے اوپر یاد رکھو اور شک نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم میں بھیج کر عظیم احسان فرمایا ہے نیز فرماتا ہے۔ وذکرھم بایام اللہ یعنی لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ اور شک نہیں کہ وقائع عظیمہ خدا نے ایام اللہ فرمایا ان میں سب سے بڑا دن یوم ولادت سرکار رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ سارے وقائع و احوال اسی دن کا صدقہ ہیں اب اس امر کا کہ شرع مطہرہ یادگاریں قائم فرماتی ہے ثبوت لیجئے۔ قال تعالیٰ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

یعنی ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز پڑھنے و دعا مانگنے کی جگہ بناؤ مقام ابراہیم سے وہ پتھر مراد ہے جس پر حضرت سیدنا ابراہیم سیدنا محمد و علیہ الصلوۃ ...... والسلام نے کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ فرمائی اس میں آپ کے قدموں کا نشان بن گیا آیت کریمہ میں اس کے نزدیک نماز پڑھنے کا حکم دیا اسی لئے مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہ مواقف حج مراد ہیں جہاں سیدنا ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام حج کے دوران جلوہ فرما ہوئے ان تمام جگہوں پر آیت کریمہ دعا کرنے کا حکم فرما رہی ہے اس تفسیر پر تمام مواقف حج اور افعال حج سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ٹھہرتے ہیں اور منی اور عرفات وغیرہ تمام جگہوں پر مجمع حجاج سیدہا ان کا جلوس ہے۔ مدارک میں اس آیت کے تحت ہے۔

وقلنا اتخذوا منہ موضع صلوۃ و تصلون فیہ وعنہ علیہ السلام انہ اخذ بید عمر فقال ھذا مقام ابراھیم فقال عمر افلا نتخذہ مصلی فقال علیہ السلام لم اومر بذالک فلم تغب الشمس حتی نزلت وقیل مصلی مدعی ومقام ابراھیم الحجر الذی فیہ اثر قدمیہ وقیل الحرم کلہ مقام ابراھیم۔

یعنی ہم نے فرمایا کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو کہ تم اس کے قرب میں نماز پڑھو اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقام ابراہیم ہے تو حضرت عمر بولے کیا ہم اسے نماز کی جگہ بنالیں حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے اسکا حکم نہیں ہوا تو سورج ڈوبا تھا کہ یہ آیت اتری اور ایک قول یہ ہے کہ مصلی سے مراد دعا کرنے کی جگہ ہے اور مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس میں ان کے قدموں کے نشان ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے۔ اختم الطواف بال

…ستلام وقد ذکرنا ہ وا ختمۃ برکعتین فی
…ملتزام او فی ای موضع تیسر لاثم من المسجد
…الحرام وھذا الصلوٰۃ واجبۃ عندنا۔

ترجمہ:۔ یعنی ہم بیان کرچکے کہ طواف کو سنگ اسود
…کا بوسہ لے کر ختم کرو اور ختم پر مقام ابراہیم میں یا مسجد
…حرام میں جگہ ملے وہاں دو رکعت پڑھو اور یہ نماز حنفی
…مذہب میں واجب ہے۔

نیز عرفہ کا دن جس میں لاکھوں کا جلوس عرفات میں
…ہوتا ہے سید الانس والجان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
…علیہ وسلم پر آیۃ کریمہ۔ الیوم اکملت لکم دینکم
…واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
…دینا۔

ترجمہ:۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا
…دین اور فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے
…لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

کی یادگار ہے اور اس دن جمعہ پڑے تو اور بھی
…فضیلت افزوں ہے کہ جمعہ کا دن بھی روز عید ہے
…اور کمال خلق وکمال زیادت کی یادگار ہے یعنی اس
…دن اللہ تعالیٰ نے خلق کی تکمیل فرمائی اس لئے اللہ تعالیٰ
…نے جمعہ کو مسلمانوں کے لئے روز عید فرمادیا اس
…میں مسلمانوں کی جگہ جگہ جمعیت عظیمہ (جلوس) نظر آتی ہے
…خازن میں ہے (ق) عن طارق بن شھاب
…قال جاء رجل من الیھود الی عمر بن
…الخطاب فقال یا امیر المومنین آیۃ
…فی کتابکم تقرءونھا لو علینا نزلت
…معشر الیھود لاتخذنا ذالک الیوم
…عیدا قال ای آیۃ قال الیوم اکملت

لکم دینکم الی فقال عمر انی لاعلم
الیوم الذی نزلت فیہ والمکان
الذی نزلنا فیہ نزلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعرفات فی یوم الجمعۃ اشار عمر
الی ان ذالک الیوم عید لنا۔

ترجمہ:۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک شخص یہود میں سے حضرت عمر
کے پاس آکر بولا کہ تمھاری کتاب میں ایک آیت جسے
تم پڑھتے ہو ایسی ہے کہ اگر ہم یہودوں پر اترتی تو ہم اس
دن کو عید کا دن کر لیتے حضرت عمر نے فرمایا تو وہ کون
سی آیت ہے بولا۔ الیوم اکملت لکم الآیۃ
تو حضرت عمر نے فرمایا میں وہ دن جانتا ہوں جس میں
یہ آیت اتری اور وہ جگہ جانتا ہوں جہاں اتری یہ آیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر عرفات میں جمعہ
کے دن اتری حضرت عمر نے اشارہ کیا کہ یہ دن ہمارے
لئے روز عید ہے۔ حاشیہ جمل علی الجلالین میں ہے۔

قال مجاھد فی قولہ تعالیٰ خلق اللہ السموات
والارض فی ستۃ ایام قال اولھا
الاحد وآخرھا الجمعۃ فلما اجتمع خلقھا
یوم الجمعۃ جعلہ اللہ عید المسلمین

یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو
چھ دن میں بنایا مجاہد نے اس آیت کے معنی یہ بتائے
کہ ان چھ دن میں پہلا دن اتوار اور آخری دن جمعہ ہے
تو جب جمعہ کو آسمان وزمین کی خلقت مجتمع ہوئی اللہ تعالیٰ
نے اس دن کو مسلمانوں کی عید کردیا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ مدعی کا یہ دعویٰ کہ استقبال

کا جلوس اور روانگی پر مشایعت کا جلوس تو ضرور ثابت ہے اس کے علاوہ نہیں غلط ہے۔ بحمدہ تعالیٰ ہم نے اپنے کلمات میں کتنے یادگار جلوس کا پتہ دیا۔

طوافؔ۔ و سعیؔ۔ عرفہؔ و مزدلفہؔ و قیامِ منیٰؔ و رمیِ جمراتؔ۔ یہ سب یادگار کے جلوس ہیں اور جلوس محمدی کے لئے یہ سب سند جواز ہیں اور مدعی کا استقبال و روانگی پر جواز کی بنا رکھنا سرے سے غلط ہے بلکہ بنائے کار وہی آمد آمد کی یاد ہے جسے قائم قائم رکھنا عین مطلوب شرع ہے اور مدعی کا اسے ڈرامہ کہنا بھی دریدہ دہنی و شدید گستاخی ہے جو افعال مذکورہ حج و دیگر عبادات کو بھی نہیں چھوڑتی کہ افعال مذکورہ سیدنا ابراہیم و اسمٰعیل و حضور علیہم السّلام کے افعال کی نقل ہیں تو اس کے طور پر یہ تمام افعال حج و جمعہ جماعت و تمام آداب نماز ڈرامہ ٹھہرتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو منہ بھر کے ان سب امور کو حرام و ناجائز کہدے اور اسے سکھوں اور جینیوں کی نقل کہنا بھی غلط ہے نہ آئی مشابہت کہ ہم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے اس کی یاد قائم رکھتے ہیں اور سکھ وغیرہ بھی اپنے زعماء کی پیدائش کی خوشی مناتے ہیں (ہو جانا جلوس محمدی کی حرمت کی وجہ بن سکے کہ غیر مسلموں سے مشابہت اور مذمومہ میں حرام ہے اور ولادت کی خوشی کرنا مذموم نہیں اور ان سے مشابہت کا قصد مطلق ممنوع ہے اور امور غیر مذمومہ میں مشابہت ہو جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا کہ کھانے پینے وغیرہ امور عادیہ میں ہم بھی ان کے شریک ہیں۔

درمختار میں ہے۔ لان التشبہ بھم لا یکرہ فی کل شیٔ بل فی المذموم و فیما یقصد بہ التشبہ۔

ترجمہ :۔ یعنی یہود وغیرہ ہم سے تشبہ ہر چیز میں ناجائز نہیں بلکہ بری باتوں میں تشبہ ناجائز ہے اور جب قصداً مشابہت کی جائے تو ناجائز ہے۔

بالجملہ جلوس محمدی مذکور جو حمد و نعت پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں کوئی امر منکر نہیں ہوتا جائز و خوب ہے اسے ناجائز بتانا اور ڈرامہ کہنا شرع مطہر پر بہتانی اور شدید گستاخی اور کھلی گمراہی اور قائل کی اقتدا سے سخت پرہیز لازم ہے۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ لا تجوز الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء ع فتح القدیر بدمذہبوں کے پیچھے نماز جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۸۶/۹۲ صح الجواب والمجیب مثاب واللہ تعالیٰ اعلم محمد طاہر حسین اشرفی رضوی غفرلہ مدرس مدرسہ انوار الاسلام جامع مسجد گاگی ہاٹ کشن گنج پورنیہ بہار۔

۷۸۶/۹۲ الجواب ھو الجواب مدرس مدرسہ رحمن مصطفیٰ سنگھریا۔ وایہ کوچہ دھامن پورنیہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ۔

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی غفرلہٗ۔ مدیر عالم الادارۃ الاسلامیہ کشن گنج۔ پورنیہ بہار۔

۷۸۶/۹۲ الجواب الصواب محمد الاسلام لہ نوری صدر المدرسین الجامعۃ الانتظامیہ فیض العلوم ملکیور ہاٹ دلکولہ بازار کٹیہار بہار ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ۔

• فقیر محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری قادری غفرلہٗ نزیل ہرن توڑ پورنیہ شب ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح محمد ایوب شیخ الجامعۃ الاشرفیہ بہادر گنج پورنیہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

کلام تاجدار

مفتئ اعظم علیہ الرحمہ

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

اتنا کمزور کیا ضعف قویٰ نے مجھ کو
پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اٹھانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

کبھی بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز افزوں ہے مرض کام دوا نے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

نفس بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عمل اک نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سیہ نے کیا جینا دوبھر
زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوری
رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

اسلام کا وہ بطل جلیل جس نے اپنی نوک قلم سے معرکے سر کیے

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی قدس سرہ

مولانا یٰسین اختر اعظمی مصباحی رکن المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست

عاشق رسول امام احمد رضا قادری بن مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی متوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء بن مولانا رضا علی خاں بریلوی (۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) کی ولادت مبارکہ بوقت ظہر بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۰/ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء محلہ جسولی بریلی (ہند) میں ہوئی آپ کا اسم شریف "محمد" رکھا گیا تاریخی نام المختار ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق و محبت کے ساتھ اپنے نام سے پہلے "عبدالمصطفےٰ" تحریر فرمایا کرتے تھے سنہ ولادت آپ نے اس آیت کریمہ سے استخراج فرمایا۔

اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان
وایدھم بروح منہ (۱۲۷۲ھ)

ابتدائی تعلیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی (م ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء) سے حاصل کی اپنے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) سے درسیات کی تکمیل کی اور وسط شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں علوم درسیہ سے فارغ ہوئے اسی ماہ آپ نے فتویٰ نویسی کی ذمہ داری سنبھالی اور مدت العمر تک اپنی انفرادی حیثیت اور امتیازی شان و شوکت کے ساتھ یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

تفسیر و حدیث فقہ، اصول، فقہ عقائد و کلام تصوف نحو، صرف عروض تاریخ منطق فلسفہ ریاضی ہیئت نجوم توقیت لوگارثم جبر و مقابلہ وغیرہ ۵۵ علوم فنون پر آپ کو دقت نظر مہارت نامہ اور ملکہ راسخہ حاصل تھا جس کی شہادت مشاہیر علمائے عرب و عجم نے دی ہے۔ آپ کا ترجمہ قرآن کریم اپنے محاسن و خصائص کے لحاظ سے شہرۂ آفاق ہے۔ ادبی، علمی، اعتقادی جس رخ سے بھی اسے دیکھا جائے قرآن مقدس کی جھلک ایک ایک سطر سے نمایاں ہے محدثین کاملین کی صف میں آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ اور فقہ و افتا کے میدان میں پوری چودھویں صدی ہجری آپ کا کوئی مثیل و نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے عالم اسلام کے سارے علماء آپ کے تفقہ کو دل کھول کر داد دیتے چلے آرہے ہیں۔ بقول شاعر

مشرق علامہ اقبال کے "ہندوستان کے دورِ اخیر میں
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسا طباع
اور ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا میں نے ان کے مطالعہ
سے یہ رائے قائم کی ہے اور انکے فتویٰ ان کی
ذہانت جودت طبع کمال فقاہت علوم دینیہ میں تبحر علمی
کے شاہد عدل ہیں مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم
کر لیتے ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یقیناً وہ
اپنی رائے کا اظہار بہت غور و فکر کے بعد کرتے ہیں
انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاویٰ میں کبھی کسی تبدیلی
یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی ملخص (تحریری بیان
یکم اگست ۱۹۶۸ء از ڈائرکٹر سید عابد احمد علی ایم۔اے
ڈی۔فل (اکسفورڈ یونیورسٹی) ڈائرکٹر بیت القرآن
لاہور۔ اس بیان کا فوٹو ہفت روزہ افق کراچی شمارہ
جنوری ۱۹۷۹ء میں شائع ہو چکا ہے)

ڈائرکٹر سید عابد صاحب ۱۹۳۳ء میں مسلم یونیورسٹی
علی گڈھ کی اس مجلس اقبال میں خود موجود تھے جس میں
مولانا سید سلیمان صاحب اشرف (م ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) سے
علامہ اقبال نے یہ تاثرات بیان کئے موصوف
ہی ایک جگہ لکھتے ہیں۔ (استاذ محترم سید سلیمان
اشرف صدر شعبہ سنی دینیات مسلم یونیورسٹی) حضرت مولانا
بریلوی کا دقتا اثر تھا کہ میں نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی
قدس سرہ کی عظیم شخصیت کا اندازہ دراصل استاذ محترم
کی شخصیت ہی سے لگایا مجھے مولانا سلیمان اشرف
صاحب سے شرف تلمذ حاصل رہنے کے علاوہ ان کا انتہائی
کی قرب بھی رہا اور دیکھتا کہ اکثر مولانا بریلوی کا ذکر چھیڑ
دیتے اور یوں محسوس ہوتا کہ اکثر ان ہی کے تصور میں
لگے ہیں حتیٰ استاذ محترم کی شخصیت ہی سے لگایا مجھے
مولانا سلیمان اشرف صاحب سے

جناب ابوالاعلیٰ مودودی حکیم عبدالحی رائے بریلوی
شاہ معین الدین احمد ندوی وغیرہ بھی آپ کی فقاہت
کے قائل اور معترف ہیں تفصیل کے لئے میری "امام
احمد رضا۔ ارباب علم و دانش کی نظر میں" ملاحظہ ہو۔

عربی و فارسی و ہندی کے آپ قادر الکلام شاعر
تھے نعتیہ شاعری میں "حدائق بخشش" آپ کا ایمان
افروز مجموعہ کلام ہے حضور پاک کا کے سیکڑوں اہل نظر
ارباب شعرا اور محققین و ناقدین خراج عقیدت پیش
کر چکے ہیں خود فاضل بریلوی بحیثیت نعمت کے طور پر
ارشاد فرماتے ہیں۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

فلسفہ جدید و قدیمہ میں بھی آپ کی مجتہدانہ شان تھی
جیسا کہ الکلمۃ الملہمہ نزول آیات فرقان اور فوز
مبین میں اس کے بکثرت شواہد ملتے ہیں علم ریاضی میں
تو ڈاکٹر سر ضیاء الدین سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی
علیگڈھ نے سید سلیمان اشرف صاحب کے توسط
سے بریلی پہنچ کر آپ سے استفادہ کیا جس کا واقعہ
مشہور اور کتب سوانح مذکور ہے سید سلیمان صاحب
اشرف (خلیفہ حضرت فاضل بریلوی) نے ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء
اور ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء کے درمیان جبکہ سر ضیاء الدین ریاضی کے
کسی مسئلے میں بیچیدہ پریشان تھے انہیں آپ کی طرف
متوجہ کیا اور بریلی شریف لے جاکر ان کی مشکل کشائی
کی اس واقعہ کے ایک عینی شاہد مولانا مفتی برہان الحق
صاحب جبل پوری (خلیفہ فاضل بریلوی) جو ابھی بقید
حیات ہیں وہ اس ذکر کرتے ہوئے۔ اختتام واقعہ

کے بارے میں لکھتے ہیں بار بار آکر پھاٹک میں بیٹھ کر ڈاکٹر صاحب نے سید سلیمان اشرف سے کہا! یار اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو۔ اللہ نے ایسا علم دیا ہے کہ عقل حیران ہے۔ دینی، مذہبی، اسلامی علوم کے ساتھ ریاضی اقلیدس۔ جبر و مقابلہ توقیت وغیرہ ان میں اپنی زبردست قابلیت اور مہارت کہ میری عقل ریاضی کے جس مسئلے کو ہفتوں غور و فکر کے بعد بھی حل نہ کر سکی حضرت نے چند منٹ میں حل کر کے رکھ دیا۔ صحیح معنوں میں یہ ہستی "نوبل پرائز" کی مستحق ہے مگر گوشہ نشین رہا اور نام و نمود سے پاک۔ شہرت کے طالب نہیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ قائم رکھے اور ان کا فیض عام ہو۔ (ص۵۹-۶۰ اکرام احمد رضا مطبوعہ لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء)

۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء اور ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں دوبارہ آپ نے حج و زیارت حرمین شریف کی سعادت حاصل کی۔ النیرۃ الوضیعہ الجام السنۃ فتاوی۔ فتاوی الحرمین حسام الحرمین۔ الدولۃ المکیہ۔ کفل الفقیہ الفاہم وغیرہ انہیں دونوں سفروں کی شاہکار عربی تصانیف ہیں۔ جن میں سے بعض پر سیکڑوں اجلہ علماء کرام کی تصدیقات و تقریظات ہیں۔ سرزمین حجاز میں آپ کی بے پناہ مقبولیت کے بارے میں شیخ کریم اللہ مہاجر مدنی تلمیذ شیخ الدین شیخ عبد الحق مہاجر مکی م ۱۳۳۳ھ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(عربی سے ترجمہ) "مدینہ منورہ کئی سال سے میرا قیام ہے۔ ہندوستان سے ہزاروں اصحاب علم آتے ہیں ان میں علماء صلحا اتقیا سبھی ہوتے ہیں۔ شہر کے گلی کوچوں میں ان کی آمد و رفت رہتی ہے مگر ان کی طرف یہاں کا کوئی باشندہ التفات نہیں کرتا لیکن بڑے بڑے علما آپ کے پاس جوق در جوق آتے اور تعظیم و تکریم میں لگے رہتے ہیں یہ خدا کا فضل خاص ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے (ص ۷، الاجازت المتینہ مرتبہ مولانا حامد رضا قادری بریلوی)۔

مشہور مورخ مولانا رحمٰن علی ممبر کونسل سیاست الوارڈ اسی سلسلہ میں رقمطراز ہیں " روز نماز مغرب بمقام ابراہیم علیہ السلام خواند بعد نماز امام شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بلا تعرف سابق دست صاحب ترجمہ (فاضل بریلوی) گرفتہ بخانۂ خود برد دیر پیشانی وے گرفتہ فرمود۔ اِنّی لَاَجِدُ نُوْرَ اللہ مِنْ هٰذا الجبین۔ بیس سند صحاح ستہ و اجازت سلسلہ قادریہ بہ دستخط خاص داد فرمودند کہ نام تو ضیاء الدین احمد است۔ در سند مذکورہ تا امام بخاری علیہ الرحمہ یازدہ وسائط اند" لخ ص ۱۶ تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ بار دوم نولکشور لکھنؤ ۱۹۱۴ء

مولوی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں۔ وذکر علماء الحجاز فی بعض المسائل الفقہیۃ والکلامیۃ والف بعض الرسائل اثناء اقامۃ الحرمین واجازت عن بعض المسائل التی عرضت علی علماء الحرمین واعجبوا وسعۃ اطلاعہ علی المتون الفقہیۃ والمسائل الخلافیۃ وسرعۃ تحریرہ وذکائہ (۳۸۳۹) نزھۃ الخواطر جلد ثامن دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۹۷۰ء)

ترجمہ:۔ علماء حجاز سے بعض فقہی و کلامی مسائل

میں تذکرہ کیا چند رسائل لکھے اور علماء حرمین کی خدمت میں پیش کئے ہوئے بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے فقہی متون اور اختلافی مسائل پر آپ کے وفور علم وسعت معلومات، سرعت تحریر اور ذکاوت و ذہانت دیکھ سب لوگ حیران وششدہ رہ گئے۔

مختلف سلاسل طریقت مثلاً سلسلہ عالیہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ، نقشبندیہ وغیرہ ہیں۔ حضرت فاضل بریلوی نے مندرجہ ذیل حضرات کو اجازت وخلافت سے نوازا۔ شیخ محمد عبدالحی شیخ صالح کمال مکی سید اسمٰعیل مکی، سید مصطفےٰ مکی، شیخ عبدالرحمٰن مکی۔ شیخ جمال مکی شیخ عبداللہ مکی۔ سید عبداللہ دحلان مکی شیخ بکر رفیع مکی، شیخ حسن مکی، سید عالم، سید علوی، سید ابوبکر مکی، سید محمد بن عثمان، شیخ محمد یوسف، شیخ عبدالقادر کردی مکی، شیخ عبداللہ فرید، سید مامون بری مدنی، سید سید محمد سعید مدنی، شیخ عمر مدنی، شیخ ضیاءالدین قادری شیخ محمد عابد مکی، شیخ علی بن حسین مکی، سید خلیل مکی۔ سید ابوحسین محمد مرزوق مکی، شمیم اسد دہان مکی علیہ الرحمہ والرضوان،

ہندوستان میں آپ کے مشہور خلفاء وتلامذہ جنہوں نے ہر محاذ پر عالمگیر دینی واسلامی خدمات انجام دیں ان میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا حسن رضا خاں، مولانا محمد رضا خاں، مولینا حامد رضا خاں مولانا سید دیدار علی محدث الوری، مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا سید احمد اشرف جیلانی، مولانا محمد امجد علی اعظمی، مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی۔ مولانا سید محمد اشرف صاحب کچھوچھوی۔ مولانا احمد مختار میرٹھی، مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری، مولانا ظفرالدین بہاری، مولانا عبدالسلام جبلپوری، مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری، مولانا عبدالواحد بیلی بھیتی، مولانا سید نور احمد چاٹگامی، مولانا رحیم بخش آروی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی مفتی غلام جان ہزاروی، مولانا ابراہیم رضا خاں بریلوی مولانا احمد حسین امروہوی، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں، مولانا حشمت علی لکھنوی مولانا سید عبدالرشید عظیم آبادی، ابوالحسنات محمد احمد قادری ابوالبرکات سید احمد قادری مولانا محمد شفیع بیسلپوری۔ مولانا سید ایوب علی رضوی، مولانا لعل محمد خاں مدراسی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مولانا عبدالباقی برہان الحق صاحب جبل پوری مدظلہ العالی۔

آپ نے تدریس کی طرف کم توجہ دی زندگی بھر فتویٰ نویسی اور تصنیف وتالیف کی طرف ہمہ تن متوجہ رہے۔ باوجودیکہ نہ کسی تنظیم یا ادارہ کی مالی سرپرستی حاصل تھی اور نہ کسی سے ایک پیسہ بطور معاوضہ لیتے اخلاص وللہیت اور بے غرض خدمت مذہب وملت کی روایات جو اسلاف کرام کا طرۂ امتیاز ہے اسے آپ نے ہر حال میں باقی اور قائم رکھا آپ کی وہ تصنیفات اور شروح وحواشی جن کا اب تک محققین کو علم ہو چکا ہے ہر علم وفن میں عربی، فارسی اور دونوں زبانوں پر مشتمل ان کی تعداد لگ بھگ ایک ہزار ہے جن میں سے بمشکل تمام نصف تک چھپ سکی ہیں۔ اس کے علاوہ [illegible] اعلیٰحضرت ـــــــ جس کی آٹھ جلدیں بریلی شریف ومبارکپور اور بیسلپور (بیلی بھیت) میں چھپ چکی ہیں، اس کے فاضلانہ اور محققانہ فتاویٰ کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور اچھے اچھے متعصب اور غیر جانب دار فضلا ان کے مطالعہ کے بعد اپنی سابقہ روش [illegible]

بدل دیتے ہیں۔

ملک غلام صاحب نائب سید ابو الاعلیٰ مودودی کا سرہ پڑھنے کے لائق ہے جو انہوں نے ایک جلد پر گیا ہے کتنی جرات کے ساتھ حقیقت کا انکشاف کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں ان کی بعض تصانیف اور فتاوی کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا ورسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے (ہفت روزہ شباب لاہور شمارہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۶۲ء)

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے پر آشوب دور (۱۹۱۹ء تا ۱۹۱۹ء) ہیں جب کہ بعض بڑے بڑے مشہور علماء بھی حالات کے دھارے کے ساتھ بہہ رہے تھے۔ دور شعائر اسلام و مسلمین کو زبردست خطرات کا سامنا تھا اس وقت بھی آپ نے اعتدال و سنجیدگی اور شریعت اسلامیہ کا دامن مضبوطی سے تھامے رہنے کی تلقین اور ہدایت دی ہے۔ اور جوش و اشتعال کے مفر اثرات اور عجلت پسندی کے مضرات کی نشاندہی کی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مولانا عبد الباری فرنگی محل (۱۳۴۴ھ) کو توبہ ورجوع کرنا پڑا (ص ۳/ اخبار ہمدم لکھنؤ شمارہ ۲۰۵/ مئی سنہ ۱۹۸۱ء) اسی طرح آپ کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۳۶۷ھ) مولانا محمد علی جوہر کے سفر لندن سے پہلے ان کی قیام گاہ پر دہلی پہنچے۔ تو آپ کی تبلیغ حق سے متاثر ہو کر انھوں نے آپ کو گواہ بنا کر توبہ کی (۱۳ حیات صدر الافاضل مطبوعہ لاہور)

اسی وقت کی سیاسی فضا ہی کچھ اس طرح کی بن گئی تھی کہ لوگ متوجہ کرنے کے باوجود عام طور پر ٹھنڈے دل سے متوجہ ہوتے نظر نہیں آتے تھے اور نہ سنجیدگی سے معاملات پر غور کرنے پر تیار تھے لیکن بعد کے تلخ تجربات نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا اور بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے جس کا فیصلہ حضرت فاضل بریلوی نے روز اول ہی فرما دیا تھا پروفیسر رشید احمد صدیقی نے آپ کے خلیفہ مولانا سلیمان اشرف صاحب کے اسی موت کا ذکر کرتے ہوئے اور سنہ ۱۹۲۱ء کے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہی باتیں ٹھیک ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور بات ٹھیک ہو ہی نہیں سکتی۔ کالج میں عجیب افراتفری پھیلی ہوئی تھی (مرحوم سلیمان اشرف) مطعون ہو رہے تھے لیکن چہرہ پر کوئی اثر نہیں تھا اور نہ معلومات میں کوئی فرق سیلاب گذر گیا۔ جو کچھ ہونے تھا وہ بھی ہوا لیکن مرحوم نے اس سرا میں جو کچھ لکھ دیا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ حقیقت وہی تھی اس کا حرف حرف صحیح تھا آج تک اس کی سچائی اپنی جگہ پر قائم ہے سارے علما سیلاب کی زد میں آ چکے تھے۔ صرف مرحوم اپنی جگہ پر قائم تھے (ص ۶۹ گنجہائے گرانمایہ مکتبہ جامع دہلی)

مولانا سید سلیمان اشرف صاحب کی عظمت وشان ایسی تھی کہ جناب بدر الدین علوی سابق پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ لکھتے ہیں کہ نواب صدر یار جنگ (حبیب الرحمن خاں شیروانی مرحوم کی عادت تھی کہ جتنے دن بھی علیگڈھ قیام کرتا روزانہ مغرب کے قریب مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کے

یہاں تشریف لاتے علمی و دینی مسائل بزرگوں کے تذکرے اور تاریخی واقعات موضوع سخن رہتے (ماہنامہ معارف اعظم گڈھ شمارہ دسمبر ۱۹۵۰ء) سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں "ان (شیخ ابن اشرف) کی سب سے بڑی خوبی ان کی خودداری اور اپنی عزت نفس کا پاس تھا ان کی ساری عمر علی گڈھ میں گذری جہاں امرا اور ارباب جاہ کا تانتا لگا رہتا تھا مگر انہوں نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی اور نہ ان میں سے کسی سے دب کر یا جھک کر ملے جس سے ملے برابری سے ملے اور اپنے عالمانہ وقار کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر۔ علیگڈھ کے سیاسی انقلابات کی آندھیاں بھی ان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں ان کی قیام گاہ ایک درویش کی خانقاہ تھی جو آتا جھک کر آتا الخ (معارف اعظمگڈھ جون ۱۹۳۹ء)

حضرت فاضل بریلوی کے صدق اخلاق و دیانت زہد و ورع اور طہارت و پاکیزگی قلب روح کی شہادت تو بیشتر علما و مشائخ نے دی ہے ایک اتباع سنّت رسول اور عشق رسول آپ کا وہ امتیازی وصف اور جوہر ہے جس کا ایک عالم میں شہرہ ہے۔ اور اپنوں کے ساتھ ہی انصاف پسند اغیار بھی آپ کے جذبہ دل کی صداقت کے گواہ ہیں۔ شہر شہر اور قریہ قریہ آپ نے شمع عشق مصطفٰے کی وہ جوت جگائی ہے کہ دلوں کی آبادیاں صاف وشفاف آئینے کی طرح چمک اٹھیں ہیں اور ہند و پاک اور بنگلہ دیش دنیاں کی فضاؤں میں صبح و شام آپ کا یہ نغمہ ہزاروں بار گونجتا ہے ؎

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عشق ومحبت رسول میں آپ اس قدر سرشار تھے کہ اپنے حبیب ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم شان اقدس میں کی گستاخی کا ادنی شائبہ بھی ایک عاشق ور رفتہ طراز قلم کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیتے۔ اس موضوع پر تشدد اور بیجا سخت گیری کے الزامات بھی آپ پر لگائے گئے تھے مگر ایک وصف شکن مجاہد اسلام کی طرح آگے بڑھ کر آپ دشمنان رسول کا جواب دیتے اور گستاخ سر قلم کرتے ہی رہے۔ مایۂ عشق کی حفاظت اور اس میدان میں اپنی بے مثال شجاعت و بہادری کا ذکر کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا پار ہے کہ یہ وار آر سے پار ہے

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانثار عاشق کی وفاشعار زندگی کا تخصص اور اس کے پیغام کا ماحصل یہ تھا کہ ؎

بمصطفٰے برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
دگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات سے بھی آپ کو والہانہ عشق اور تعلق خاطر تھا حضرت فاضل بریلوی نے کئی ایک اور مناقب آپ کی شان میں عرض کئے ہیں ایک شعر کے بارے میں اردو کے مشہور نقاد نیاز فتحپوری لکھتے ہیں "مولانا حسرت موہانی بھی مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کے مداح ومعترف تھے۔ مولانا حسرت موہانی اور مولینا بریلوی میں ایک شی قدر مشترک تھی اور وہ غوث الاعظم کی ذات والاصفات جن سے دونوں کی گہری وابستگی تھی مولانا حسرت موہانی کی زبان سے اکثر میں نے مولانا

مولانا بریلوی کا یہ شعر سنا ہے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(صـ۲۹ ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی نومبر ۱۹۷۵ء)

اندرونی و بیرونی باطل پرستوں کی تحریکوں دورِ جدید کی گہرائیوں معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور غلط رسم و رواج کی پابندیوں کے خلاف آپ نے فقیہانہ اور مجددانہ شان و شوکت کے ساتھ جہاد بالعلم کیا ملحدانہ افکار و نظریات اور اسلام دشمن سازشوں کو بے نقاب کیا اور مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کے لئے سختی سے تنبیہ کی اور اپنی مسلسل جد و جہد کے ذریعہ اسلامی اصول و ضوابط اور شعائر مذہب و ملت کی حفاظت و پاسبانی کا گراں قدر فریضہ انجام دیا اور اس سلسلے میں لومۃ لائم کی مطلق قطعاً پرواہ نہیں کی۔ چنانچہ آپ کی انہیں خدمات کو دیکھ کر پٹنہ کی ایک عظیم الشان کانفرس منعقدہ سنہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء جس میں سیکڑوں دیرونی علماء و مشائخ کی علاوہ اور مولانا عبد القادر بدایونی (م ۱۳۱۹ھ) مولانا معوان حسنین رامپوری (بن مفتی ارشاد حسین رامپوری (م سنہ ۱۳۱۱ھ) مدرسہ ہدایت اللہ رامپوری ثم جونپوری سنہ ۱۳۲۶ھ) سید شاہ عبد الصمد پھپھوندوی سنہ ۱۳۲۳ھ) مولانا محب احمد بدایونی (م سنہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۲۲ء) مولانا عبد الکافی الہ آبادی سنہ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۳۰ء) سید محمد فاخر الہ بادی وغیرہم علیہم الرحمہ والرضوان بھی شریک تھے۔ اسی تاریخی اجلاس میں مولانا عبد المقتدر بدایونی م سنہ ۱۳۳۳ھ نے سب سے پہلے آپ کو "مجدد مائۃ حاضرہ" کے لقب سے خطاب کیا جس کی سارے موجود علماء اور خواص و عوام نے تائید و توثیق کی

متعدد علماء حرمین نے بھی آپ کو مجدد کہا اور لکھا چنانچہ شیخ سید اسمٰعیل بن خلیل محافظ کتب حرم (م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۴۴ء) نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا۔ (ص ۵۱ حسام الحرمین مطبوعہ لاہور)

علم و فضل اور شریعت و طریقت کا یہ نیر تاباں اپنی پوری جلوہ گری اور ضیا باری کے بعد بریلی شریف میں ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر بروز جمعہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو غروب ہوا۔ اور اپنے پیچھے عظیم المرتبت خدمات اور عدیم النظیر کارناموں کی ایک زریں تاریخ چھوڑتا گیا جس کا ورق ورق روشن ستاروں کی طرح تابناک ہے الہامی طور پر آپ نے اپنا مادہ تاریخ وفات قبل وصال ہی اس آیت کو معمہ سے استخراج فرمایا تھا۔

ویطاف علیھم بآنیۃ من فضۃ واکواب۔ (۱۳۴۰ھ)

جناب اجمل خاں شیدا بریلی شریف

منقبت مفتی اعظم

فراق مفتی اعظم میں جو آنسو بہایا ہے
مصیبت کے اندھیروں میں وہ سورج بنکے چھایا ہے
مساوات واخوت کا یہ نغمہ جب سنایا ہے
اسی نے آدمی کو خواب غفلت سے جگایا ہے
بصیرت کی بلندی پہ پہونچکر سر جھکایا ہے
وقارِ جذبہ صبر و رضا تم نے بڑھایا ہے
بھٹکتی زندگی کو راہِ طیبہ کے مسافر کو
ہمیشہ خضر بن کے راستہ تم نے دکھایا ہے
ہماری زندگی ہے آئینہ نوری خیالوں کا
وہ کوئی اور ہیں جنکو اندھیروں نے ستایا ہے
تری زندہ کرامت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی
اجل کی گود میں بھی جسمِ اطہر کو چھپایا ہے
تیرے شیدا کی نظروں میں بریلی مفتی اعظم
وہ خلدِ مصطفےٰ ہے رحمتوں کا جس پہ سایہ ہے

حضرت مولانا ترنم فیضی صاحب جمشید پور

منقبت در شان اعلیحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ

بعد نیاز جسے اپنا رہنما کہئے
وہی ہے ذات گرامی جسے رضا کہئے
وہ ایک مرد خدا جس کو دور حاضر میں
امین سنتِ سرکارِ مصطفےٰ کہئے
نکالا جس نے سفینے کو موجِ طوفاں سے
اس سفینۂ ملت کا ناخدا کہئے
وہ جانشینِ غزالی وہ صاحبِ ادراک
جسے مجددِ دوراں بہ ادعا کہئے
وہ گنجِ علم و معانی کہ جس کی چوکھٹ پر
کھڑا ہے باندھ کے خود ہاتھ فلسفہ کہئے
دکھے دلوں کا مداوا وہ پیکرِ اخلاص
کہ جس کے دل کو دلِ دردِ آشنا کہئے
یہ باغِ اہلِ سنن خوں سے اسنے سینچا ہے
رہے گا یوں ہی سدا یہ ہرا بھرا کہئے!
وہ نام جس کو کہ سنتے ہی قصرِ باطل میں
بپا ہوا ہے کئی بار زلزلہ کہئے
ہمیں یہ درس ترنم اسی کے در سے ملا
جو بات حق ہے اسے آپ برملا کہئے

(بہ صنعتِ توشیح)

مناقب

بحضور امام احمد رضا قدس سرہٗ

عاصم صہبائیؔ کا خراجِ عقیدت

ا۔ اے چراغِ راہ و منزل! صاحبِ عرفاں ہے تو — ن۔ نازشِ فکرِ رسا ہے آیۂ ایماں ہے تو

م۔ محفلِ رشد و ہدایت کی ہے تو روحِ رواں — ا۔ ارمغانِ زندگی تو، عزمِ عالیشاں ہے تو!

ا۔ اک ادائے روح پرور، اک نوائے سرمدی — خ۔ خواجۂ کونین کی امت کا پشتی باں ہے تو!

م۔ مرحبا صد مرحبا اے رہبرِ اسلامیاں — ا۔ اسوۂ ختم الرسل کا اک جلی عنواں ہے تو!

ا۔ ارتقائے دینِ برحق کا ہے اک سیلابِ نور — ض۔ ضربِ "اسد اللہ" کی اک تیغِ بے پایاں ہے تو

ح۔ حکمت و دانش کا اک مینارِ تابندہ جبیں — ر۔ رہبرِ فرزانہ ہے سرمایۂ ایقاں ہے تو

م۔ منبعِ علم و عمل ہے چشمۂ فیض آفریں — د۔ درمیانِ حق و باطل اک حصارِ جاں ہے تو

د۔ داستانِ جرأت و ایثار تجھ سے سربلند — م۔ معرکۂ زندگی میں بوئے گل افشاں ہے تو

ر۔ راستے پر نور تیری سیرتِ دُر کردار سے — ح۔ حادثاتِ وقت میں اک جوئے نغمہ خواں ہے تو

ض۔ ضامنِ قرآن و حدیث و رحمتِ عالم کا فیض — ا۔ اولیائے دین کا اک گوہرِ تاباں ہے تو!

ا۔ امتِ خیر الامم کا ترجمانِ حق رسا! — م۔ محشرِ شام و سحر میں سورۂ رحماں ہے تو

خ۔ خاک کے ذرے ترے قدموں سے رفعت آشنا — ا۔ اے سراپا شہرِ ایماں دین کا ساماں ہے تو

ا۔ اب بھی تیرے فیض کا جاری ہے چشمہ چار سو! — م۔ موت جس سے ہے گریزاں وہ نوا ساماں ہے تو

ن۔ نام سے تیرے ملا ہے فیض عاصم کو یہاں — ا۔ اے مرے مرشد مری دھڑکن مرا ارماں ہے تو

اردو تراجم قرآن کا تقابلی مقابلہ

(حضرت قاری رضاء المصطفیٰ کراچی)

—— تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی)

—— آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

—— تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

—— آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

—— اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ (اعلیٰ حضرت)

ظہور نبوت سے قبل حضور کے مومن ہونے کی نفی؟

لوح و قلم کا علم ہی نہیں بلکہ جن کو عالم ما کان و ما یکون کا علم ہے معاذ اللہ آیت مذکورہ کے نزول سے پہلے مومن بھی نہ تھے کیونکہ مترجمین کے تراجم کے مطابق ایمان سے بھی نابلد (کورے) تھے۔ تو غیر مسلم ہوئے۔ موحّد بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی آپ کی بعثت سے پہلے مومن ہونا ہے (بعد میں رسالت پر ایمان لانا شرط ہے) تراجم مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد میں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اس قسم کے تمام اعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکام شرعی کی تفصیل نہ جانتے تھے۔ ایمان اور احکام شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ (۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ (۳) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۴) پ۲۷۔ سورۃ الرحمٰن۔ آیت ۱ تا ۴

ترجمہ۔ رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھائی اس کو بات۔ (شاہ عبدالقادر)

—— رحمٰن نے سکھایا قرآن، پیدا کیا آدمی کو، سکھایا اس کو بولنا۔ (شاہ رفیع الدین)

—— خدا آموخت قرآن را۔ آفرید آدمی را و آموختش سخن گفتن۔ (شاہ ولی اللہ)

—— خدائے رحمٰن ہی نے قرآن کی تعلیم دی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسکو گویائی سکھائی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

—— رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو گویائی سکھائی۔ (تھانوی دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

—— جنوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

—— رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمدؐ کو پیدا کیا۔ ماکان و مایکون کا بیان انھیں سکھایا۔ (اعلیٰ حضرت)

مندرجہ بالا تراجم غور سے پڑھیئے۔ پھر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۲ میں لفظ علم آیا۔ جو متعدی بدو مفعول ہے۔ تمام تراجم میں رحمٰن نے سکھایا قرآن۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو قرآن سکھایا۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے خود قرآن شاہد ہے۔ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ نے آپ کو ہر اس چیز کا علم دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

آیت نمبر ۳ کا ترجمہ ہے آدمی کو پیدا کیا وہ کون انسان ہے؟ مترجمین نے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا بعض تراجم میں اپنی طرف سے بھی الفاظ استعمال کئے گئے پھر بھی لفظِ انسان کی ترجمانی نہیں ہو سکی۔ اب آپ اس ذات گرامی کا تصور کریں جو اصل الاصول ہیں جن کی حقیقت اُمّ الحقائق ہے۔ جن پر تخلیق کی اساس رکھی گئی۔ جو بید ر خلق ہیں، روح کائنات، جان انسانیت ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ انسانیت کی جان محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا کیا۔ انسان سے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت کا تعین ہو گیا تو ان کی شان کے لائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم بھی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ عام مترجمین کی روش سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ ماکان و مایکون کا بیان انھیں سکھایا۔

سوال۔ اس جگہ گستاخ رسول ذہنوں میں ضرور سوال اُبھرتا ہے کہ یہاں ماکان و مایکون کا بیان سکھانا کہاں سے آگیا۔ یہاں تو مراد بولنا سکھانا ہے۔ یا یہ کہیئے کہ قرآن کا علم دوسری آیت ظاہر کر رہی ہے تو اس چوتھی آیت میں اُس کا بیان سکھانا مُراد ہے۔

جواب۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ماکان و مایکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا) کا علم لوحِ محفوظ میں اور لوحِ محفوظ قرآن شریف کے ایک جزء میں اور قرآن کا بیان (جس میں ماکان و مایکون کا بیان بھی شامل ہے) سکھایا۔ یہ تفسیری ترجمہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا —— کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مکھی کو باغ میں نہ جانے دو کہ یہ پھولوں کا رس چوس کر شہد و موم کا سبب بنے اور موم سے موم بتی اور موم بتی جب جلے گی تو پروانے جل کر قربان ہوں گے۔ اب بتایئے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ (ماکان و مایکون کا بیان سکھایا) کیسا کیا؟

مذکورہ چار آیات کا ترجمہ آپ متعدد بار پڑھیں۔ یقیناً آپکے میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ایمان میں بے پناہ نکھار پیدا ہوگا اور عشقِ رسول میں آپ پر یقیناً ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جائیگی۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ پ۳۰۔ سورہ بلد آیت ۱

ترجمہ۔ قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ (شاہ عبدالقادر)

___ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی اور تو داخل ہونیوالا ہے بیچ اس شہر کے (شاہ رفیع الدین)
___ قسم می خورم بایں شہر۔ (شاہ ولی اللہ) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
___ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی) قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (محمود الحسن)
___ ہم اس شہر مکہ کی قسم کھاتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی) نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (مودودی وہابی)
___ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک

انسان قسم کھاتا ہے۔ اردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ مترجمین کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو کیوں پابند کیا کیا اس لئے اس بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا تو کم سے کم قسم ہی کھائے۔ ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھایا۔ یا اس باریک مسئلہ کی طرف عام مترجمین کی توجہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کس خوش اسلوبی سے ترجمہ فرما دیا۔ مجھے اس شہر کی قسم۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ پ۱، سورہ فاتحہ۔ آیت ۴

ترجمہ۔ ترا می پرستم و از تو مدد می طلبم۔ (شاہ ولی اللہ) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (فتح محمد جالندھری)
___ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ (شاہ رفیع الدین و محمود الحسن دیوبندی)
___ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کرتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
___ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ (اعلیٰ حضرت)

دُعاء

سورۂ فاتحہ، سورۃ الدعا ہے ___ دعاء کے دوران دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ خبر نہیں دی جاتی۔ جب کہ تمام تراجم میں خبر کا مفہوم ہے دعا کا نہیں۔ اور ظاہر ہے عبادت کرتے ہیں۔ مدد چاہتے ہیں۔ دعائیہ کلمات نہیں ہیں یہ کلمات خبر کے ہیں جب کہ اعلیٰ حضرت نے دعائیہ کلمات سے ترجمہ کیا ہے۔

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ۔ پ۱۰۔ سورۂ انفال۔ آیت ۶۴

ترجمہ۔ اے نبی ___ (شاہ عبدالقادر) ___ اے نبی ___ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
اے پیغامبر ___ (شاہ ولی اللہ) ___ اے پیغمبر ___ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)
اے نبی ___ (شاہ رفیع الدین) ___ اے نبی ___ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
اے غیب کی خبریں بتانے والے (اعلیٰ حضرت)

قرآنِ کریم میں لفظ "رسول" اور "نبی" متعدد مقامات پر آیا ہے۔ مترجم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا ترجمہ کرے۔ رسول کا ترجمہ پیغمبر تو ظاہر ہے، مگر نبی کا ترجمہ "پیغمبر" نامکمل ہے اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ اس اسلوب سے کیا ہے کہ لفظ کی معنویت اور حقیقت آشکارا ہو کر سامنے آگئی۔ مگر افسوس کہ بعض لوگوں کی اس ترجمہ سے بہت صدمہ ہوا کہ ان کی تنگ نظری اور بدعقیدگی کا جواب ترجمۂ اعلیٰ حضرت سے ہو گیا۔

مفردات امام راغب میں ہے

والنبوۃ سفارۃ بین اللہ وبین ذوی العقول من عبادہ لازاحۃ علتھم فی امر معادھم و معاشھم والنبی لکونہ منبأ بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ وھو یصح ان یکون فعیلا بمعنی فاعل لقولہ نبیء عبادی۔ الخ۔ (نبوت اللہ تعالیٰ اور اس کے ذوی العقول بندوں کے درمیان سفارت کو کہتے ہیں تاکہ ان کی تمام آخرت اور دنیا کی معاشی بیماریوں کو دور کیا جائے اور نبی خبر دیا ہوا ہوتا ہے۔ ایسی باتوں کا جن پر صرف عقل سلیم اطمینان کرتی ہے اور یہ لفظ اسم فاعل بھی صحیح ہے اس لئے کہ بنار کا حکم آیا ہے۔)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (شاہ عبدالقادر)

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (شاہ رفیع الدین)

بقیہ

نمک دان

کہا کہ "اے گنجے شفاء اللہ" اور دوسرا مطلب نکالا کہ سرکار آپ شفاء کے خزانے ہیں اور دوسرے مصرعہ پڑھا تم ہی تو ہو۔

تو تینوں بھائیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا یعنی ایک مطلب تو یہ نکالا کہ کان کرم (کرم کی کان) بحر عطا (عطا کے سمندر) گنج شفاء (شفا کے خزانے)۔ اے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو کتنا لاجواب نعت کا شعر اور دوسرا پہلو ہجو کا نکالا یعنی کانے کرم (اکرم اللہ) بہرے عطا (عطاء اللہ) گنجے شفاء (گنجے شفاء اللہ) تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو۔

اس شعر پر قہقہے بھی بلند ہوئے اور داد و تحسین کی صدائیں بھی۔

واہ اس سرکار کی نعت اور اوروں کی ہجو۔

عزیب کا یہ شعر پڑھنا تھا کہ تینوں نے پکڑو تو خبیث کو کہہ کر مارنے کے لئے چھڑیاں جو اٹھائیں تو شاعر اسٹیج سے کود کر بھاگا۔ شاعر آگے آگے اور تینوں بھائی پیچھے پیچھے۔ آخر مشاعرہ درہم برہم ہو گیا اور سامعین کے پیٹ میں ہنسی کے مارے بل پڑ گئے اور ماننا پڑا کہ ہے۔

مسلم الثبوت شاعر۔

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

یادِ رضا

مویدِ ملتِ طاہرہ، مجددِ مائۃ ماضیۃ، امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی عظیم شخصیت اور محیر العقول دینی کارناموں پر مشتمل

شاندار تقریبات

بزم نعت پاک

۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء مطابق ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ بوقت ۷½ بجے شب

صدارت: افتخار الشعراء حضرت بیکل اتساہی (پدم شری)

افتتاح: ڈاکٹر نسیم قریشی سابق پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

نظامت: حضرت راغم کانپوری

اس بزم پاک میں ممتاز نعت گو شعراء اور نعت خواں حضرات کی شرکت متوقع ہے۔

سمپوزیم

۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ بروز اتوار بوقت دس بجے دن

علامۃ الدہر حضرت فاضل بریلوی اور دینی و علمی کارناموں کا تجزیاتی مطالعہ

صدارت: حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی شیخ الحدیث عربی یونیورسٹی مبارکپور

نظامت: پروفیسر نسیم قریشی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

عنواناتِ مقالات و تقاریر

۱۔ زعیم ملت امام احمد رضا خان
۲۔ نابغۂ روزگار امام احمد رضا خان
۳۔ فقیہ العصر امام احمد رضا خان
۴۔ عارف حدیث امام احمد رضا خاں
۵۔ مفکر قرآن امام احمد رضا خان ــــ مترجم قرآن و تفسیری نکات
۶۔ حسان الہند امام احمد رضا خان ــــ نعتیہ شاعری کا امتیاز
۷۔ حسان الہند امام احمد رضا خان ــــ نعتیہ شاعری پر نقد و نظر
۸۔ عاشق رسول امام احمد رضا خان ــــ نعتیہ شاعری کا انفرادی رخ

مندرجہ ذیل علماء و دانشور اس سمپوزیم میں شرکت فرما رہے ہیں۔

۱۔ علامہ شبیر احمد خاں گوری ایم۔ ایس۔ سی۔ سابق رجسٹرار عربی و فارسی بورڈ الہ آباد۔
۲۔ عالی جناب حکیم خلیل احمد جائسی۔ ریڈر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ
۳۔ پروفیسر سید محمد عقیل رضوی۔ صدر شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی۔
۴۔ ڈاکٹر اختر بستوی۔ استاذ شعبۂ اردو گورکھپور یونیورسٹی۔
۵۔ حضرت مولانا اسلم بستوی۔ نائب شیخ الحدیث جامعہ انوار القرآن بلرام پور گونڈہ۔
۶۔ ڈاکٹر طلحہ رضوی برق صدر شعبہ اردو فارسی جین ڈگری کالج آرہ۔
۷۔ حضرت مولانا سید شمیم گوہر قادری۔ ریسرچ اسکالر مگدھ یونی ورسٹی گیا۔
۸۔ حضرت مولانا غلام یحییٰ انجم۔ ریسرچ اسکالر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ۔

مقامِ تقریبات

میدان بیگم مسجد نواب یوسف روڈ
سول لائنس الٰہ آباد

بلا تفریق مذہب وملت تمام حضرات کو مخلصانہ دعوت دی جارہی ہے کہ ان تقریبات میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مقررین کرام

۱۔ حضرت مولٰنا مفتی عبد المنّان صاحب اعظمی۔ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ۔

۲۔ حضرت علامہ ضیاء المصطفٰے صاحب اعظمی جانشین حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

۳۔ مؤرخ اسلام حضرت مولٰنا حکیم شاہ محمد یونس صاحب نظامی۔

جلسۂ عام

۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ بروز اتوار بوقت ۷½ بجے شب

صدارت۔ شیخ طریقت حضرت مولٰنا حکیم سیّد شاہ عزیز احمد صاحب زیب سجادہ خانقاہ ابو العلائیہ الٰہ آباد

نظامت۔ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر ماہنامہ (پاسبان) الٰہ آباد

الداعون:۔ شریف احمد خان ایم۔اے۔ امام وخطیب بیگم مسجد وارکان جماعت رضائے مصطفٰے بیگم مسجد سول لائنس الٰہ آباد۔

حضرت قاری غلام محی الدین صاحب

نعتِ مقدس

کون شمس الضحیٰ ہے تمہاری طرح
کون بدر الدجیٰ ہے تمہاری طرح!
کون صدر العلیٰ ہے تمہاری طرح!
کون بدر الدجیٰ ہے تمہاری طرح ..
بیکسوں کا یتیموں کا بیواؤں کا ..
کون حامی ہوا ہے تمہاری طرح!
اس طرح تم کو حق نے کیا مصطفٰے
ہر صفت مصطفٰے ہے تمہاری طرح
عرصہ حشر کی ساری بارات میں
کون دولہا بنا ہے تمہاری طرح!
عرش اعظم پہ پہونچے ہیں کس کے قدم
کس کو رتبہ ملا ہے تمہاری طرح!
انبیاء امتوں کے محب ہیں مگر
کون اپنا ہوا ہے تمہاری طرح
اصل ہیں نسل میں خلق خلق میں!
کون پیدا ہوا ہے تمہاری طرح
خاک طیبہ کے ذرو تمہاری قسم
خلد کس کو ملا ہے تمہاری طرح!
ذرہ ذرہ جہاں کا خطیب اصل ہیں
واصف مصطفٰے ہے تمہاری طرح!

بریلوی علماء کی اقتدا میں نماز جائز ہے

اکابر و مشاہیر علمائے دیوبند کا متفقہ فتوے

—: مرتبہ :—

سرشکنِ دیوبندیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی سرپرست بزم انوار رضا اہلسنت میلسی پاکستان

بگرامی خدمت قاطع بدمذہبیت سرشکن دیوبندیت مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی مدظلہ السلام علیکم مزاج اقدس یہاں کچھ دیوبندی مناظرین نے شورش کی ہے علماء اہلسنت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہوئے ان کی اقتدا میں نماز کو ناجائز و باطل قرار دیا ہے۔ ازراہ کرم آپ بحوالہ کتب اکابر دیوبند ثابت فرمائیں اور مدلل و محقق جواب ارقام فرما کر گمراہ گروں کا ناطقہ بند فرمائیں اس کا جواب آپ علماء دیوبند کی اپنی کتب سے دیں حوالہ جات نقل فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

ابوالارشد گوہر علی قادری مدرسہ غوثیہ محمد شاہ تحصیل میلسی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بلاشبہ اکابر و مشاہیر علما دیوبند کے نزدیک سنی بریلوی علماء و ائمہ کی اقتدا میں نماز جائز ہے اور اکابر دیوبند کی اپنی کتب سے ثابت ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تعجب ہے دیوبندیت مناظرین کی جاہلانہ حماقت پر کہ وہ اپنے ہی دھرم کے اصنام کے اقوال کردار سے بے خبر و لاعلم ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی دیوبندی۔

مولانا محمد احسن صاحب نے (سیدنا اعلحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد) مولوی نقی علی خاں کو عیدگاہ بریلی سے پیغام بھجوایا کہ میں نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانے نہیں آیا آپ تشریف لائیے جسے چاہے امام کر لیجئے میں اس کا اقتدا کر لوں گا۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۸۷)

نوٹ۔ اس کتاب کا تعارف مشہور دیوبندی مفتی محمد شفیع سابق مفتی دیوبند نے تحریر کیا ہے جو کتاب کے معتبر ہونے کی بڑی سند ہے۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

ہمارے دیوبند (اکابر دیوبند) اس قسم کی گفتگو اور مباحثوں مناظروں کو پسند نہ فرماتے تھے...

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) دہلی تشریف رکھتے تھے اور ان کے ساتھ مولانا احمد حسن امروہوی اور امیر شاہ خاں صاحب بھی تھے شب کو جب سونے کے لئے لیٹے تو ان دونوں نے اپنی چارپائی ذرا الگ بچھالی اور باتیں کرنے لگے امیر شاہ خاں صاحب نے مولوی صاحب سے کہا صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے۔ سنا ہے وہاں کے امام شریف بہت عمدہ پڑھتے ہیں۔ مولوی احمد حسن امروہوی صاحب نے کہا ارے پٹھان جاہل (آپس میں بے

تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ ہمارے مولانا (قاسم نانوتوی) کی تکفیر کرتا ہے مولانا (نانوتوی نے سن لیا اور زور سے فرمایا احمد حسن میں سمجھتا تھا تو لکھ پڑھ گیا ہے مگر جاہل ہی رہا اور پھر دوسرے کو جاہل کہتا ہے۔ ارے کیا قاسم کی تکفیر سے وہ قابل امامت نہیں رہا میں تو اس سے اس کی دینداری کا معتقد ہو گیا اس نے میری کوئی بات ایسی سنی ہوگی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی گو روایت غلط پہنچی ہو...... اب میں خود اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا غرض کہ صبح کی نماز مولانا (قاسم نانوتوی) نے (اس تکفیر کرنے والے) کے پیچھے پڑھی۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۲)

مولوی اشرف علی تھانوی :۔ ایک شخص نے (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی سے) پوچھا ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا ہاں ہو جائے گی ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں"۔

(قصص الاکابر ص ۹۹ مجالس الحکمۃ مجلس پنجاہ دوم ص ۱۵۰)

ایک سلسلہ گفتگو میں مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔

الافاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۲۲۷

حضرت اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا تو پڑھ لیتا" (چٹان لاہور ۲۳ اپریل ۶۲)

مولوی بہار الحق قاسمی دیوبندی: حضرت اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو پڑھ لیتا۔ (اسوۂ اکابر ص ۱۵)

مفتی محمود ملتانی دیوبندی :۔ زمانہ طالب علمی جب یاد کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ لائق صد احترام اساتذہ میں سے کسی نے بھی دوران اسباق میں بریلوی مکتبہ فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا قیام ملتان کے زمانے میں جب طلباء مدرسہ قاسم العلوم بعد از نماز عصر قلعہ پر چلے جاتے تھے نماز مغرب کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا کہ قلعہ کی جملہ مساجد کے ائمہ بدعتی ہیں نماز باجماعت ترک کر دی جائے معاملہ استاذ مفتی محمود صاحب تک پہنچا آپ نے فرمایا باجماعت نماز ادا کرو اگرچہ امام بدعتی بھی ہو (سیف حقانی ص ۷۸ از مولوی محمد عمر قریشی دیوبندی)

مفتیان مدرسہ خیر المدارس ملتان ۔۷۸۶۔ بخدمت حضرت مولانا مولوی خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔

استفتا کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر نماز جنازہ کی امامت مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا پیروکار بریلوی مولوی کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اس بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ فقط۔ منتظر جواب محمد بشیر میکلسی۔

نوٹ برائے مہربانی جواب اپنے قلم سے تحریر فرمائیں نوازش ہوگی۔

الجواب :۔ اگر کبھی ایسی صورت پیش آجائے تو جنازہ میں شرکت کر لینا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبد الستار نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان ۶ ۵/۸۱ ھ ہو الجواب صحیح عبد اللہ غفر اللہ لہ ۸ ۵/۸۱ مہر خیر المدارس ملتان۔

علماء دیوبند محدث اعظم پاکستان کی نماز جنازہ میں :۔ ۳۰ دسمبر بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام مولانا سردار احمد صاحب کو آج بعد نماز عشاء جامعہ

رضویہ میں سپرد خاک کر دیا گیا .... ڈھائی بجے مولانا عبدالقادر (احمد آبادی) نے نماز جنازہ پڑھائی دو لاکھ پچاس ہزار سے زائد عقیدت مندوں نے اور دوسرے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی جن میں مولانا تاج محمود دیوبندی، مولانا محمد یعقوب دیوبندی (دیوبندی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری مولانا قاری محبوب رضا بریلوی، مفتی ظفر علی مفتی محمد عمر نعیمی علامہ احمد سعید کاظمی۔ مولانا غلام فرید مولانا غلام رسول (شیخ الحدیث) علامہ سید ابوالبرکات، مولانا خلیل احمد قادری صاحبزادہ فیض علی خطیب جامع مسجد راولپنڈی، خواجہ قمر الدین سیالکوٹی، مولانا محمد صادق گوجرانی۔ صوفی غلام حسین گوجرہ .... کے نام قابل ذکر ہیں۔ (روزنامہ غریب لائل پور ۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ علماء اہلسنّت علماء بریلی وابستگان مسلک اعلیٰحضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔ بلکہ یہ بھی واضح ہوگیا کہ ان کے عقائد و معمولات ہرگز ہرگز کفر و شرک پر مبنی نہیں اور یہ کہ بریلوی سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں ان کو عقیدہ علم غیب حاضر و ناظر نورانیت مختار کل میلاد و گیارہویں شریف کے سبب مشرک و بدعتی قرار دینا جہالت اور سراسر غلط ہے اپنے اکابر کے مسلک سے بے خبری و لاعلمی ہے جیسا کہ آج کل بعض فتین دیوبندی وہابی سنی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں اگر سنی بریلوی علماء معاذاللہ مشرک و بدعتی ہوتے تو اکابر علماء دیوبند ان کی اقتداء میں نماز جائز قرار نہ دیتے۔ ان واضح حقائق ناقابل تردید دلائل و شواہد سے ثابت ہوا کہ علماء بریلی کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔

....

* * * * * * * *

......

منقبت

در شان مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ

راز الٰہ آبادی

ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس دہر میں تھک جاؤ گے
ایسا مرشد نہ زمانے میں کہیں پاؤ گے

جب کبھی شہر بریلی کی طرف جاؤ گے
اُن کے روضے پہ مدینے کی ہوا کھاؤ گے

وہ سخی ابن سخی ہیں وہ ولی ابن ولی!
اُن کے دروازے سے خالی نہ کبھی جاؤ گے

کیا مرے گھر کی اداسی نہ کبھی جائیگی
کیا غریبوں کے یہاں اب نہ کبھی آؤ گے

میری روتی ہوئی آنکھوں نے پکارا ہے تمہیں
اے مرے شیخ مرے خواب میں کب آؤ گے

آنسوؤ اب مری آنکھوں ہی میں رہنا سیکھو
دامن مفتیٔ اعظم نہ کہیں پاؤ گے

کون سنتا ہے یہاں رازؔ فغانِ مدوش
دلِ بیتاب لئے کس کی طرف جاؤ گے

سلام بھیجو
بہ بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نعت شریف

از محمد عثمان اوجؔ اعظمی دار العلوم اہلسنت ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڈھ۔ یو پی۔

وظیفۂ روز و شب نہ بھولو، یہ تحفۂ صبح و شام بھیجو!
وضو بنا کر نماز پڑھ کر، حبیبِ حق پر سلام بھیجو

درود وقتِ قعود بھیجو، سلام وقتِ قیام بھیجو!
ادب سے سرکارِ دو جہاں پر، سدا صلوٰۃ و سلام بھیجو

جو عظمتِ مصطفیٰ کا منکر، وہ قدرتِ کبریا کا منکر
اُسے مصلّے پہ اپنے ہرگز، نہ تم بنا کر امام بھیجو

بقا کی نعمت بہت بڑی ہے، فنا مگر پاس ہی کھڑی ہے
ضرور کچھ آخرت کا توشہ، برائے روزِ قیام بھیجو

جو در پہ آئے کوئی سوالی، تو جانے پائے نہ ہاتھ خالی
خدا جو توفیق دے تو سائل کو دے کے تم مدام بھیجو

وہ کیسے مانیں جو اہلِ شر ہیں، حضور ہر شئی سے باخبر ہیں
دعا میں دل کی صدا ہو شامل، تو کیوں صبا سے پیام بھیجو

محبتِ مصطفیٰ کا سودا ہمارے سر میں سدا رہے گا!
ہمیں ستاؤ زمانے والو! کہ بہرِ حبس دوام بھیجو!

جو حق کا پیغام برملا دے جو اہلِ باطل کا سر کچل دے
جہاں میں پھر یا نبی! عمر سا، کوئی تو اپنا غلام بھیجو

جو اوجؔ! ہوگا نصیب یاور، تو ہوں گے سرکار جلوہ گستر
تمہیں دکھائیں گے روئے انور، مگر صلوٰۃ و سلام بھیجو

درود و سلام کی حکمت

حضرت علامہ ارشد القادری

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یٰایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما ہ

اس آیت کریمہ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے بندوں پر یہ بھید ظاہر کر دیا گیا ہے کہ خدائے ذوالجلال اور اس کے تمام فرشتے مدنی محبوب پر درود بھیجتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم بھی مدنی محبوب پر درود و سلام بھیجو۔ درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو" اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نازل فرما (اللھم صل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و سلم) درود سے یہاں جو معنی لئے گئے ہیں وہ ہے رفعت شان کا اہتمام دوسرے لفظوں میں اب حکم الٰہی کی تعبیر یہ ہوئی۔ "اے میرے بندو! نبی کی رفعت شان کا اہتمام کرو اب ذرا خالی الذہن ہو کر سوچو کہ خاندان گیتی کے یہ کثیف و آلودہ انسان اس ظلمت کدۂ خراب کی یہ تیرہ تاریک مخلوق اور اس عالم زیریں کے یہ حیران و اجنبی مسافر جو خود اپنے وجود کے عرفان سے آشنا نہیں ہیں ان سے کہا جا رہا ہے کہ تم اس مقدس ہستی کی رفعت شان کا اہتمام کرو جو دونوں جہان کے لئے سرتاسر مشیت الٰہی کا ایک سربستہ راز ہے۔ رفعت شان کا اہتمام تو بڑی بات ہے کہ اصل شان ہی سے کوئی باخبر نہیں ہے۔ لہٰذا اب حکم کی تعمیل ہو تو کیونکر ہو۔

اس لئے ناچار پھر اسی خداوند کے آگے قاصر و مجبور انسانوں کو ملتجی ہونا پڑا کہ خداوندا تو ہی اپنے محبوب کی عظمت و شان سے خوب واقف ہے پس تیرے تئیں جیسی رفعتیں انکی شایان شان ہیں ان کا تو ہی اہتمام فرما۔

خدا اور اس کے فرشتوں کی طرف تو صرف درود کا بھیجنا منسوب ہے لیکن اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ تم درود بھی بھیجو اور سلام بھی آخر اس تفریق و امتیاز میں کون سی حکمت مضمر ہے۔ عرفائے تفسیر فرماتے ہیں کہ لفظ سلام کا مفہوم سلامتی کے ہم معنی ہے اس لئے کہ جو شخص سلامتی کا مستحق نہیں ہے اسے سلام کرنا صحیح نہیں ہے اور جسے سلام کا مستحق سمجھ کر سلام کر لیا جائے تو لازم ہے کہ اسے کسی طرح ایذا نہ پہنچائی جائے۔

چونکہ خدائے عزوجل اور فرشتوں کے بارے میں نبی کو ایذا پہنچانے کا امکان ہی معدوم ہے اسلئے درود پر ہی انحصار کیا گیا لیکن چونکہ بندوں سے اس کا امکان تھا اس لئے ان پر ملازم کر دیا کہ درود کے ساتھ ساتھ نبی پر سلام بھی بھیجیں یعنی نبی پر سلام بھیجکر دوسرے لفظوں میں اسبات کا اقرار کریں اور اس امر کا اپنے آپ کو پابند بنائیں کہ وہ زبان۔ قلم۔ جوارح ارادۂ قلب۔ اشارہ۔ کنایہ۔ استلزام کسی طرح بھی نبی علیہ السلام کو ایذا نہ پہنچائیں گے۔

نکتہ دان

تم ہی تو ہو......!

کسی چھوٹے سے شہر میں کرم اللہ، عطاء اللہ شفاء اللہ نام کے تین بھائی رہتے تھے تینوں کا شمار شہر کے معززین اور رؤسا میں ہوتا تھا۔ تینوں میں بڑا اتفاق و اتحاد بھی تھا اور شہر میں کوئی بھی علمی۔ ادبی، سیاسی یا سماجی تقریب ہوتی تو سرپرستی صدارت اور نظامت گھوم پھر کر انہیں بھائیوں کے پاس آتی تھیں

یہ بھی اتفاق کہئے کہ تینوں بھائیوں میں ایک جسمانی نقص بھی تھا۔ بڑے بھائی کرم اللہ صاحب کانے تھے۔ برادر اوسط عطاء اللہ صاحب بہرے اور چھوٹے بھائی شفاء اللہ صاحب گنجے تھے۔

اسی شہر میں ایک غریب مگر استاد قسم کا شاعر بھی رہتا تھا۔ ان تینوں بھائیوں کو نہ وہ شاعر ایک آنکھ بھاتا اور نہ ہی اس کو یہ تینوں ایک آنکھ بھاتے مگر شاعر تھا استاد اس لئے ہر مشاعرہ میں بلایا ضرور جاتا اور یہ تینوں باوجود مخالفت کے اس کی شرکت کو روک نہ پاتے۔

ایک بار شہر میں شاندار نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا جس میں باہر سے بھی شعراء بلائے گئے تھے سرپرستی سے لے کر صدارت و نظامت بہرحال ان ہی تینوں بھائیوں کے حصے میں آئی۔ اور یہ شاعر صاحب بھی مدعو کئے گئے۔ شہر کے کچھ شعراء اور دوسرے بڑے آدمیوں نے اس شاعر سے کہا کہ اگر مشاعرہ میں تم کوئی ایسا شعر سناؤ جس سے ان تینوں کے عیوب بھی ظاہر ہو جائیں اور وہ شعر بہرحال نعت کا شعر بھی رہے تو مسلم الثبوت استاد مان لینے کے ساتھ ساتھ نذرانہ الگ دیا جائیگا۔

شاعر صاحب راضی ہو گئے مشاعرہ میں تینوں بھائی برابر برابر اپنی اپنی مسند پر بڑے ٹھسے سے براجمان تھے۔ شعراء اپنا اپنا کلام پیش کر رہے تھے۔ داد کی بارش ہو رہی تھی۔

صدر مشاعرہ سے پہلے اسی شاعر غریب کا نمبر آیا۔ اس نے مطلع اور کچھ شعر سنانے کے بعد ایک شعر پہ سامعین کی خاص توجہ چاہی۔ ہاں ہاں! ارشاد۔ ارشاد! شور بلند ہوا اور اس نے یہ شعر پڑھا ؎

کانِ کرم بحرِ عطا گنجِ شفا
تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو تم ہی تو ہو

پڑھنے کا انداز بڑے غضب کا تھا مصرعہ اولیٰ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح پڑھا۔

کانِ کرم۔ اشارہ کیا کرم اللہ صاحب کی طرف۔ "اے کانے کرم اللہ" اور دوسرا مطلب نکالا کہ اے رسول اللہ آپ کرم کی کان ہیں۔ بحر عطا۔ عطاء اللہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا یعنی اے بہرے عطاء اللہ اور دوسرا مطلب نکالا کہ سرکار عطا کے بحر یعنی عطا کے سمندر ہیں۔ گنج شفاء۔ شفاء اللہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے

بقیہ صفحہ نمبر ۳۰

اعلانات

ترجمۂ اعلیٰ حضرت پر ایک بے نظیر کتاب

تجلیات کنزالایمان ڈاک ٹکٹ

بھیج کر مفت حاصل کریں

بزم رضا آزاد نگر جمشید پور کے زیر اہتمام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے محاسن اور خوبیوں پر ایک پر مغز اور مدلل کتاب "تجلیات کنزالایمان" (مرتبہ حضرت مولانا حافظ مبین الہدیٰ صاحب نورانی) منظر عام پر آچکی ہے۔ جس میں لغت تفاسیر، اور کتب سیر کی روشنی میں مفسرین کرام، محدثین عظام ائمہ اعلام، اور مورخین اسلام کے اقوال وارشادات نقل کیے گئے ہیں۔

نیز اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی اور اسلاف کرام کے درمیان مسلکی ہم آہنگی اور عقائد میں یکسانیت دکھلائی گئی ہے۔

اہل ذوق حضرات مولانا مبین الہدیٰ صاحب نورانی خطیب باری مسجد آزاد نگر جمشید پور کے پتہ پر ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

(نوٹ) پتہ صاف اور خوش خط لکھیں۔

المعلن:- غلام محمد نعیم سکریٹری

بزم رضا جمشید پور کی کتاب تعلیمات امام احمد رضا ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں

برادران اہلسنت کے لئے یہ خبر باعث مسرت ہے کہ جمشید پور آزاد نگر میں بزم رضا کے نام سے ایک ایسی انجمن قائم کردی گئی ہے جس کا بنیادی مقصد امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کی نشر واشاعت ہے رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کی مرتب کردہ بزم رضا کی پہلی پیش کش تعلیمات امام احمد رضا شائع ہوچکی ہے اہل ذوق اور خواہشمند حضرات صرف ڈاک ٹکٹ بھیج کر اس پتہ سے طلب فرمائیں۔

(نوٹ) پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

مولانا مبین الہدیٰ نورانی

خطیب باری مسجد

پوسٹ آزاد نگر جمشید پور ۸۳۲۱۱۰

قابل احترام وعقیدت حالی جناب عزیزی صاحب

قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

معروض نوشت یہ ہے کہ میرے مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم میں ہر سال عرس رضوی نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے اور امسال بھی منانیکا عزم صمیم ہے لیکن ہمارے مخلص اراکین نے یہ فیصلہ کیا ہیکہ تقریری وتحریری دونوں طور پر اپنے امام کی خدمت میں نذرانہ پیش کرکے احساس بیداری کا ثبوت پیش کریں اس کار خیر کے لئے روح

سنیت کی آواز ماہنامہ سنی دنیا کا سہارا لیکر قلم کار حضرات کی خدمت میں درخواست پیش کرنا چاہتے ہیں کرم فرماکر مندرجہ ذیل اعلان کی اشاعت فرمادیں نوازش ہوگی حضرت منانی میاں قبلہ و ازہری میاں قبلہ کو نیاز مندانہ سلام

فقط آپکا

والسلام محمد وجیہہ القمر رضوی

قلم چلائیے انعام پائیے

مضمون ۱ — شان کنز الایمان

مضمون ۲ — اعلیحضرت کا عشق و عرفان

جملہ ارباب نگارش کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ اولیں فرصت میں مندرجہ بالا مضامین پر خامہ فرسائی فرماکر نیچے لکھے ہوئے پتے پر بھیج دیں میرے یہاں منعقد ہونیوالے ۲۴ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۴ھ کو عرس رضوی میں آپ کے مضمون کو پیش کیا جائیگا اور اراکین کے فیصلہ کے مطابق عمدہ انعام سے نوازا جائیگا۔

پتہ :- مدرسہ قادریہ مدینۃ العلوم
محمد پور پوسٹ مجھورہ
ضلع سیتا مڑھی (بہار)

ادارہ

اہم اطلاعات

قائم مقام مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ محلہ سوداگران کے مکان ۸۲ جسے پھاٹک کہا جاتا ہے اور جسمیں سرکار اعلیحضرت رہا کرتے تھے اسی مکان میں رہا کرتے تھے پتہ یہ ہے ۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ کا تعلق صرف جامعہ نوریہ رضویہ اور ماہنامہ سُنی دنیا سے ہے دوسرے مدرسہ یا رسالہ سے نہیں لہٰذا کسی دوسرے مدرسہ یا رسالہ کا چندہ ان کے نام نہ بھیجیں۔ مکتبہ سنی دنیا یا اختر رضا بکڈپو کی رقم بھی انکے نام سے بھیج سکتے ہیں۔

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ محلہ کسگران ڈاکخانہ ملوکپور والی مسجد جس کا نام اب مسجد کے متولیان نے "ازہری مسجد" رکھدیا ہے اسمیں امامت فرماتے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب کا نام صدارت یا سرپرستی میں ڈالدیا جاتا ہے لیکن ہر پوسٹر میں انکا نام دیکھکر یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ انھوں نے اس جلسہ یا کانفرنس میں شرکت کی منظوری دیدی ہے ویسے اہل سنت و جماعت بشرطیکہ ان کے جلسوں میں اور جلوسوں کے پوسٹروں میں مسلک و شرع کیخلاف کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہوتی ہے اور غیر سیاسی بھی ہو اس میں ان کا نام تبرکاً ڈال سکتے ہیں کسی طرح کی قابل اعتراض بات ہونے پر حضرت اس کے ذمہ دار نہیں۔

حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب کی ہر دعوت انھیں کی ایما اور منظوری پر منظور کی جاتی ہے حضرت کسی سے زادِ راہ نہیں طلب کرتے ہیں جو لوگ خود روانہ کر دیتے ہیں یا دیدیتے ہیں تو ایسی صورت میں کہ حضرت جلسہ میں کسی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتے ہیں تو رقم واپس کر دیجاتی ہے اور عدم شرکت کی اطلاع دیدی جاتی ہے۔ جلسہ میں کسی وجہ سے نہ شرکت کرنے پر حضرت کو یا ان کے کسی خادم کو ذمہ دار یا مورد الزام نہ ٹھہرایا جائے

تیسری قسط

بریلی سے کراچی تک

عبدالنعیم عزیزی مدیر ماہنامہ

اب ہم دوسرے ملک کی سرحد میں داخل ہو چکے تھے کل تک بھی سرحدیں ایک تھیں مگر آج زمینیں بھی ہٹ گئی ہیں اور سرحدیں بھی۔ خاندان بھی تقسیم ہو گیا ہے اور خون بھی

پاکستان کی سرحد میں داخل ہوتے ہی حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کو استقبالیہ کمیٹی نے اپنے حلقہ میں لے لیا تھا۔ بارڈر سیکورٹی اور دوسرے اسٹاف کے لوگ بھی اس حلقہ کے پاس سمٹ آئے تھے۔ کچھ فاصلے پر انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا۔

دس ہزار ۵۰ ہزار۔ ایک لاکھ۔ بعد میں معلوم ہوا یہ تقریباً ۲½ لاکھ شیدائیان قائمقام مفتی اعظم ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔

جوں ہی حضور علامہ اختر میاں صاحب قبلہ کو استقبالیہ کمیٹی نے گھیرے میں لے لیا۔ مختلف پُرجوش اور فلک شگاف نعروں کے ساتھ گرجتے ہوئے توپوں کی آواز بھی سنائی پڑی تاجدار اہلسنت کو توپوں کی سلامی دی جا رہی تھی ہندی اور پاکستانی دونوں حیران تھے۔ یا اللہ یہ نہ کوئی پاکستانی گورنر ہے نہ وزیر۔ نہ ہی صدر مملکت۔ بھارت کے ایک مولوی کا اتنا شاندار اور شاہانہ استقبال۔

پاکستان میں صدر مملکت کے علاوہ کسی بھی شخص کا اتنا زبردست استقبال آج تک نہیں ہوا۔

عوام کے جذبات کا عجیب عالم تھا۔ اُن کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ بڑھیں لپک چلیں اور تاجدار بریلی۔ تاجدار اہلسنت اعلیحضرت کے علم و فضل کے وارث اور مفتی اعظم کے قائمقام کے پیروں سے لپٹ جائیں۔ ان کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ہی نہیں پورا گلستان سجا دیں یہ تو گل گلزار رضویت ہیں۔ یہ آبروئے اہلسنت ہیں لیکن محبت و عقیدت نے انہیں دیوانہ نہیں بنایا تھا بلکہ پروانہ بنایا تھا وہ دیوانگی اور جنوں کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ پروانہ وار نثار ہونا چاہتے تھے۔ وہ اب ادب

احترام کے دامن کو نہیں چھوڑنا چاہتے تھے اور اسی سے انہوں نے صبر وشکر کا دامن تھام رکھا تھا۔ بیچ میں کچھ فاصلہ چھوڑ کر دونوں طرف لاکھوں انسان کھڑے ہوئے تھے۔

ڈسپلن کو اپنائے ہوئے فوجی انداز میں۔ نعرے بلند کرتے ہوئے آسمان رضا کے ستارے کی جگمگاہٹ سے اکتساب نور کرتے ہوئے حضرت کے جمال کو دیکھ کر ان کی نگاہیں وجد کر رہی تھیں۔

نعت وسلام کے نغمے ابل رہے تھے۔ کمیٹی کے ارکان نے بھی مختلف نعرے بلند کئے پھر ایک ایک نے بڑے ادب کے ساتھ مصافحہ ومعانقہ کیا۔

عملہ کے لوگوں نے بھی دست بوسی کی۔ کیا ہی نورانی منظر تھا۔ اِدھر تاجدار اہلسنت حسین چہرہ۔ چہرہ پر نورانیت اور علم کا وقار۔ تاج شاہی کو شرمانے والا دستار سر پر عمامہ کی بہار۔

تاجدار کے ارد گرد اس کے وزرا علمائے پاکستان۔ دیگر معزز ارکان کمیٹی۔ چاند ستاروں کا ملن ہو رہا تھا۔

مولانا شمس الزماں۔ مفتی محمد حسین نعیمی مفتی عبد القیوم ہزاروی مفتی علامہ سرور قادری قاری عظمت اللہ۔ صاحبزادہ طاہر مبین مولانا انوار الاسلام۔ مولوی سلیم اللہ خان۔ سید مصطفٰے اشرف مولوی عبد الخالق شمس۔ حکیم موسیٰ امرتسری۔ مولوی محفوظ الرحمٰن صاحبزادہ محمد رفیق۔ مولانا خورشید احمد۔ ڈاکٹر عارف۔ ڈاکٹر طارق۔ سید شاہ علی نورانی۔ رانا جاوید۔ رانا ارشد۔ اقبال میاں حکیم محمد عارف محمد حسن علی میلسوی صاحبان نے حضرت کا استقبال کیا۔ اس کے بعد بارڈر پر بنے ہوئے ریسٹ روم میں لے گئے۔

یہاں ناشتہ کا نہایت ہی پرتکلف انتظام تھا۔ خیر پر اق وردیوں میں کوئے ہوئے بیرے سروس کے منتظر تھے۔ ان سب نے بھی حضرت کی دست بوسی کی۔

حضرت کو ایک آرام دہ صوفہ پر بٹھایا گیا۔ اور ارد گرد کرسیوں اور صوفوں پر دوسرے حضرات بھی بیٹھ گئے۔ نمکین بسکٹ۔ مٹھائی خشک میوے اور پھلوں کا میز پر ڈھیر لگ گیا۔ پلیٹوں چمچوں اور پیالیوں کی کھنکھناہٹ ایک عجیب نغگی پیدا کر رہی تھی حضرت نے بیٹھتے ہی فرمایا۔ فقیر تو کرسی میز پر بیٹھکر کھانا پیتا نہیں ہے تنا فرمایا اور حضرت صوفہ پر ہی پیر اُٹھا کر پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ علما ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ کھسر پھسر ہونے لگی اللہ اللہ واقعی مفتی اعظم کے قائم مقام ہیں۔

حضرت کی دیکھا دیکھی سب نے کرسیوں پر پالتی ماری اور ناشتہ میں مصروف ہو گئے۔

بعد ناشتہ بارڈر پر ہی بنی ہوئی مسجد میں نماز ظہر ادا کی۔

ادھر جو عوام۔ طلبہ اور دوسرے لاکھوں لوگ چند ہی گز کے فاصلہ پر حضرت کے استقبال کو کھڑے تھے ان کی بیقراری کا عجیب عالم تھا۔ اور وہ اپنی بے قراری کو دور کرنے کے لیے نعرے بلند کر رہے تھے۔ بیچ بیچ میں نعت ومنقبت کے ترانے بھی چھڑنے لگتے تھے۔

نعت تو ہر بیکل وبیقراری اور دکھ کا مداوا کرتی ہے یہی نغمہ تو نغموں کی جان ہے۔

لوگ بڑے دلکش اور والہانہ انداز میں اعلحضرت کی نعت پڑھ رہے تھے۔

نماز ظہر کے بعد اسی راستہ سے چلے جدھر عوام کھڑے تھے۔ سیکڑوں بینرس مختلف انجمنوں اور اداروں کے ہزاروں جھنڈیاں رنگ برنگی لہرا رہی تھیں۔

حضرت کو دیکھتے ہی پھر نعروں کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت نے قریب پہونچکر السلام علیکم کہا جواب میں لاکھوں کی وعلیکم السلام کی آواز سنائی پڑی۔

ڈسپلن کا کیا ہی انداز تھا۔ مجال نہیں کوئی بھی حضرت کی

طرف دوڑ رہے دست بوسی کے لیے ظاہر ہے لاکھوں لوگوں سے مصافحہ تو کیا نہیں ۔ ہو سکتا وہ ہمارے یہاں کی عوام نہیں تھی کہ عقیدت میں اپنے پیشوا کے ہاتھ پیر توڑ دے انہیں لاکھ تکلیف ہو لیکن مصافحہ ضرور کریگی ۔

حضرت گزرتے رہے ۔ لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر السلام علیکم کہکر اور" دین و ملّت کی ضیاء اختر رضا ۔ اختر رضا" اور قائمقام مفتی اعظم ۔ زندہ باد" کے نعرے لگا لگا کر استقبال کرتے رہے ۔ جب حضرت آخری دروازہ سے پار ہو گئے تب پبلک چھلی ۔

راقم الحروف عبدالنعیم عزیزی جلدی سے مولوی محفوظ الرحمان صاحب کے ساتھ امیگریشن آفس گیا ۔ وہاں ایک ہندو افسر بھاش سکسینہ نے استقبال کیا اور فوری پاسپورٹ و ویزا کی چیکنگ کر کے حضرت کے بارے میں معلوم کرنے لگا ۔ پھر بولا ۔ صورت تو دیکھ لی ۔ کیا ہی نور ہے چہرہ پر؟ کاش ڈیوٹی پر نہ ہوتا تو میں بھی اس اللہ کے ولی کے چرن چومتا ۔

میں بھی کاغذات کی چیکنگ کرا کر باہر آ گیا تھا ۔ کاروں جیپوں ۔ بسوں اور ٹرکوں کی قطار ... لگی ہوئی تھی ۔ ٹرکوں اور بسوں پر نوجوان کھڑے ہوئے بینرس تھامے جھنڈیاں ہلاتے ہوئے ۔ نعروں پر نعرے لگا رہے تھے ۔ پاکستانی طلبہ اور عوام نعرے بڑے ہی پرکشش اور باوقار انداز میں بلند کرتے ہیں ۔ انہیں بھونڈا پن اور بے ترتیبی نہیں ہوتی ہے ۔ ان کے نعروں سے ہی ان کے مجاہدانہ جذبات کا پتہ لگ جاتا ہے ۔

حضرت ایک کار پر سوار ہوئے ۔ کارواں بڑھا ۔ ابھی لاہور شہر یہاں سے ۱۰ میل دور تھا ۔

کچھ دیر کے بعد جلوس رک گیا ۔ سڑک کے کنارے ایک میدان میں بہت بڑا اور خوبصورت جھنڈیوں ۔ بینروں اور غباروں و پھولوں سے سجا ہوا پنڈال لگا ہوا تھا ۔ پنڈال کے کنارے اسٹیج بھی بنا ہوا تھا ۔ حضرت کار سے اترے والینٹرس نے گھیرے میں لے لیا ۔ یہاں بھی کوئی افراتفری اور خلاف ڈسپلن کوئی بات نظر نہیں آئی ۔ والینٹرس کے حلقہ میں حضرت اسٹیج پر رونق افروز ہوئے ۔ اسٹیج پر مائک کے سامنے پہونچتے ہی پھر نعرے لگنے لگے ۔ حضرت نے احباب کا شکریہ ادا کیا ۔ مختصر خطاب کے بعد شربت پیش کیا گیا اور پھر لاکھوں کا یہ جلوس حضرت کو لیکر آگے بڑھا ۔ شہر لاہور کے لوگ بھی جلوس دیکھ کر دنگ تھے ۔ کسی بھارتی کا ایسا عظیم الشان جلوس ! ایسا گرم جوش استقبال !

لاہور شہر میں داخل ہونے سے پہلے دو جگہوں پر اور حضرت کو روکا گیا ۔ وہاں بھی استقبالیہ دیا گیا ۔

اس طرح لاکھوں کے اس جلوس نے ۱۰ میل کا سفر سواریوں پر کئی گھنٹے میں طے کیا ۔

کار سے اترتے ہی حضرت اور ہم لوگ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے آستانہ میں داخل ہوئے ۔ پاکستان میں حضرت داتا صاحب کے مزار کو وہی اہمیت حاصل ہے جو بھارت میں مزار خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کو نہایت ہی بافیض آستانہ ہے ۔ بلند دروازہ شاہی انداز کا ۔ دروازہ پر پولیس کا زبردست انتظام تھا ۔ ایک تو جلوس اس پر ہزاروں لوگ حضرت کے استقبال کو یہاں پر پہلے سے موجود اور ہزاروں داتا دربار میں حاضری کے لیے آئے ہوئے نیاز مند و عقیدت مند ۔ ہر طرف انسانوں کا بے پناہ ہجوم تھا ۔

یہاں آستانہ کے اندر خود خانقاہ کی اپنی پولیس کا انتظام تھا ۔ دروازہ سے صحن اور صحن سے مسجد میں داخل ہوتے ہوتے بھی دس منٹ لگ گئے ۔ ہم سب نے حضرت کی اقتداء میں نماز عصر ادا کی اور پھر مزار مقدس پر حاضری دی ۔ مزار تک

پہونچتے پہونچتے عجیب حال ہوگیا۔ پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑی۔ یہاں حضرت علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی چیرمین رویت ہلال کمیٹی و سربراہ اعلیٰ دار العلوم حزب الاحناف اور ان کے بھائیوں و صاحبزادگان نے حضرت کا استقبال کیا۔ بعد حاضری مزار آستانہ عالیہ کی طرف سے حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کی دستار بندی ہوئی اور ان کے طفیل میں مجھ فقیر نعیم عزیزی کے سر پر بھی داتا دربار کی پگڑی لپیٹی گئی۔

داتا نے بے مانگے عظمت بخش دی۔ نہایت ہی خوبصورت اور چمکدار سنہرے رنگ کی دستار تھی۔

حاضری کے بعد حضرت نے خطاب کیا اور فرمایا۔ "فقیر کا آپ حضرات نے جو والہانہ انداز میں استقبال کیا آپ کا فقیر تہہ دل سے مشکور ہے حالانکہ وہ اس لائق نہیں لیکن یہ سب اعلیٰحضرت اور جدی الکریم مفتی اعظم کا فیض ہے اور ان بزرگوں کو بھی جو عظمت اور محبوبیت و مقبولیت ملی وہ صرف اور صرف عشق مصطفےٰ اور غلامی مصطفےٰ اور غلامی اولیاء کے طفیل یہ فقیر بھی اس لائق سمجھا جارہا ہے کہ آپ حضرات اس سے اس طرح محبت سے پیش آرہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مومن کو وقار سرفرازی و کامرانی عظمت و عزت محبت و مقبولیت صرف غلامی مصطفےٰ سے ہی مل سکتی ہے دولت و حکومت یا کسی اور شے سے نہیں۔

کافی دیر تک زوردار نعرے بلند ہوتے رہے۔

حضرت نے بمشکل دس منٹ تقریر کی اور پھر صلوٰۃ و سلام اور دعا دی

یہاں فوٹوگرافروں اور رپورٹروں کی بھی بھیڑ تھی۔ حضرت نے پہلے ہی وضاحت کردی تھی کہ میں فوٹو کا سخت مخالف ہے لہٰذا اس کی تصویر نہ لی جائے اور اگر اس کے انجانے پن یا زبردستی تصویر لے لی گئی ہے تو اسے مٹادیا جائے۔

اس پر بھی جوشیلے نعرے بلند ہوئے۔ "بریلی کا فتویٰ زندہ باد۔ اختر رضا خاں مفتی اعظم زندہ باد۔

تقریر کے فوراً بعد مغرب کی اذان ہوئی اور حضرت نے نماز مغرب پڑھائی۔ یہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر سے ہوتی ہے لیکن حضرت نے لاؤڈ اسپیکر ہٹوادیا تھا۔ عوام کو اس پر بھی تعجب تھا کہ یہاں تو فوٹو کی طرح لاؤڈ اسپیکر کا بھی عام رواج ہے لیکن مفتی بریلی نے دونوں کا رد کردیا۔ علماء اور عوام دونوں کو اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی یہ بریلی کے تاجدار اور مفتی اعظم کے قائم مقام ہیں اور اعلیٰحضرت کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے وارث!

بعد نماز مغرب حضرت اور میں علامہ سید محمود صاحب اور ارکان کمیٹی کے ہمراہ مدرسہ حزب الاحناف گئے۔ قیام کا انتظام یہیں تھا۔ علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب کا مدرسہ ہی کے کیمپس میں مکان میں بھی ہے۔ یہیں علامہ موصوف کے دادا حضرت سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ خلیفہ و مرید اعلیٰحضرت اور ان کے والد سید شاہ ابو البرکات صاحب قدس سرہٗ کے مزارات بھی ہیں مزارات پر حاضری دی اور پھر اپنے کمرے میں پہونچے۔

یہاں بھی ملنے والوں کا تانتا لگا ہوا تھا مگر علامہ رضوی صاحب اور ان کے چھوٹے صاحبزادے نے طلبہ اور اپنے آدمیوں کی ڈیوٹی لگادی تھی کہ ملنے والوں پر کنٹرول کیا جائے تاکہ وہ حضرت کو پریشان نہ کریں۔

مدرسہ حزب الاحناف متحدہ ہندوستان کے پرانے مدارس میں ایک ہے اور پاکستان میں سنیوں کا سب سے پرانا مدرسہ ہے۔

مدرسہ کا گیٹ بڑا شاندار ہے۔ پرانی بلڈنگ ٹوٹ چکی ہے۔ جدید طرز پر مدرسہ کی تعمیر نو کا کام جاری ہے

کافی بڑا مدرسہ بن رہا ہے۔ طلبہ کی تعداد بھی کافی ہے اچھا
نظم وضبط ہے۔
علامہ محمود صاحب پاکستان کے نامور عالم اور مشہور
شخصیتوں میں ہیں۔
شب میں بڑا پر تکلف کھانا کھلوایا یہاں بھی اخباری
رپورٹرس حضرت کی تصویر اور انٹرویو کے چکر میں منڈلا رہے
تھے مگر انہیں تصویر کشی سے منع کر دیا گیا تھا۔
مدرسہ حزب الاحناف ہی کے آس پاس دسیوں سنی مکتبہ
اور کتب خانے قائم ہیں۔
۲۲ر فروری کا دن بڑا مصروف ترین دن رہا۔ بعد ناشتہ
جامعہ نعیمیہ گڑھی ساہو لاہور میں استقبالیہ۔
یہ جامعہ بھی پاکستان کے مشہور مدارس میں ایک ہے
عمارت بڑی خوبصورت ہے۔ غیر ملکی طلبہ۔ امریکی و افریقی بھی
زیر تعلیم ہیں یہاں جامعہ کے ہال میں جلسہ کا اہتمام تھا
الازہر یونیورسٹی مصر کے وائس چانسلر طیب النجار بھی
آئے ہوئے تھے۔
حضرت سے عربی میں گفتگو کی اور یہ جان کر بڑے
خوش ہوئے کہ یہ الازہر کے پاس شدہ ہیں حضرت نے
یہاں تقریر کی اور پھر ناسازی طبع کی وجہ سے پروگرام کے اختتام
سے قبل ہی چلے آئے۔
دوپہر میں سرکار مفتی اعظم کے مرید ایک پنجابی صاحب کے
یہاں دعوت میں شرکت کی اس کے بعد گلشن اقبال گئے
جہاں حضرت کے ہاتھوں مسجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی۔
۲۱ر فروری کی شب سے ۲۲ر فروری کی سہ پہر تک
لاہور میں درجنوں افراد حضرت سے بیعت ہوئے۔
شام کو مہر ایکسپریس سے کراچی روانہ ہونا تھا۔ اس
سے سامان لیکر لاہور جنکشن پر آگئے۔ جنکشن کے سامنے نوری مسجد
ہے اور یہیں مرکزی مجلس رضا کا صدر دفتر بھی ہے۔ مجلس رضا
کے صدر حکیم موسیٰ صاحب امرتسری بڑے پرخلوص انسان ہیں
سادگی کے پیکر۔ فعال اور قوم ومسلک کا درد رکھنے والے
لاہور جنکشن بڑا خوبصورت کافی بڑا اور صاف ستھرا ہے۔
اسے دیکھ کر لکھنؤ چار باغ کی یاد تازہ ہوگئی۔
جنکشن پر استقبالیہ کمیٹی کے بیشتر ارکان کے علاوہ
پچاسیوں مقررین علماء طلبا اور کالج کے نوجوان بھی سی آف
کرنے کے لیے موجود تھے۔
ہم لوگوں کا ریزرویشن اے سی چیر کار میں تھا۔ پاکستان
کی ٹرینیں بھارتی ٹرینوں کے مقابلہ میں ہر اعتبار سے
بہتر ہیں۔
ٹرین کے اسٹارٹ ہوتے ہی لوگوں نے نعرے بلند
کئے گاڑی چلدی اور ہم لوگ کراچی کی سمت بڑھنے لگے۔
یہاں کے اسٹیشنوں اور یہاں کی ٹرینوں میں نماز
پڑھنے کا انتظام ہے۔ عصر اور مغرب کی نماز اپنے ڈبہ میں
ہی پڑھی۔
رات میں ۹ بجے کے لگ بھگ ٹرین جب خانیوال
میں رکی تو وہاں سیکڑوں افراد حضرت کے استقبال کے لیے
موجود تھے۔ خانیوال کے چیرمین اور پاکستان کے مشہور
نعت خواں جو ریڈیو پر نعت وسلام پڑھتے ہیں اور جن کے
سلام پڑھنے کا انداز منفرد ہے۔
وہ بھی تھے ریاض صاحب اور عبدالحق صاحب دونوں
سرکار مفتی اعظم کے مرید ہیں۔
یہاں ہم لوگوں نے نماز عشاء ادا کی چائے پی کافی
لوگ حضرت سے داخل سلسلہ بھی ہوئے۔
ملتان میں کئی نوجوان لڑکے کمپارٹمنٹ ہی میں آکر مرید
ہوئے۔

روہڑی میں صبح ۵ بجے وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر عبدالقادر درانی نے مجھے جگایا۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں شیعہ سنی فساد زوروں پر ہے۔ حضرت کو کراچی اسٹیشن پر لینے اور ان کے استقبال کو پچاسیوں ہزار افراد آئیں گے اور شکل جلوس لیجائیں گے جیسا کہ اخبارات میں چھپ بھی چکا ہے اس سے شہر میں اور بھی نقص امن کا اندیشہ ہو سکتا ہے حضرت کی حفاظت ہم لوگوں کا فرض ہے لہذا انتظامیہ چاہتی ہے کہ ابھی انہیں کراچی نہ جانے دیا جائے کراچی میں شیعہ سنی فساد کی خبر ہم لوگ لاہور ہی میں سن چکے تھے اور راستہ میں ٹرین میں اسکی خبر اخبار میں پڑھی تھی۔ اخباروں میں حضرت کے ۲۳ر فروری کو صبح دس بجے کراچی پہونچنے اور ان کے زبردست استقبال اور جلوس کی خبر میں بھی دیکھی تھی لیکن میں نے اسسٹنٹ کمشنر کی بات کا جواب نہ دیکر حضرت کو بیدار کیا۔ وضو کر کے نماز فجر ادا کی۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے چائے کا آرڈر دیا لیکن حضرت نے منع کر دیا اب انہوں نے حضرت سے ساری باتیں بتا کر یہیں رک جانے کی درخواست کی مگر حضرت نے منع کر دیا۔

. . . .

مگر جب حضرت نے منع کر دیا وہ خاموش رہے درانی صاحب ٹائی باندھے ہوئے تھے حضرت نے انہیں ٹائی کا مسئلہ سمجھایا انہوں نے فوراً ٹائی کھول دی اور وعدہ کیا کہ اب آئندہ کبھی ٹائی نہ باندھیں گے۔

سورج طلوع ہو چکا تھا۔ چائے کے بعد حضرت کے پاس ٹرین میں سفر کر رہے کچھ نوجوان آئے انہوں نے بڑے ادب سے مصافحہ کیا۔ مسائل دریافت کئے دعا کرائی اور بتایا کہ وہ سب بریلوی ہیں۔

مولانا قمر الزماں اعظمی

مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم — توریت و انجیل کے آئینے میں

واجب الوجود جل جلالہٗ نے شاہکار عالم ایجاد صلی اللہ علیہ وسلّم کو کائنات کی ہر شئے سے پہلے پیدا فرماکر نبوت سے سرفراز فرمایا اور پھر انسانوں کے اس برگزیدہ گروہ سے جو حیاتِ انسانی کی قیادت کے لیے خلق فرمایا گیا تھا یہ وعدہ لیا کہ تم خلاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مطلقہ و سیادتِ عامہ کا اقرار کرو۔ اور یہی نہیں کہ صرف عہد لیا بلکہ ان کے فرائضِ نبوت میں سے ایک عظیم فریضہ یہ بھی قرار دیا کہ اپنے عہد نبوت میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نگہ انتظار بنی رہے چنانچہ قرآن پاک نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت مبارکہ دو باتوں کے لیے تھی۔ تصدیقِ توراۃ اور بشارت احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی وجہ ہے کہ جب ہم کتب عہد عتیق (توریت و زبور) و عہد جدید (اناجیل اربعہ) کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ جملہ انبیاء سابقین کی بعثت اس لیے ہوئی تھی کہ وہ ساری کائنات کو سرورِ کائنات کے آستانہ پاک تک پہونچادیں اور آقائے دو عالم کی تشریف آوری کا ہی تذکرہ ہے بلکہ آپ کے منصب جلیلہ اخلاق حسنہ آپکے دیارِ پاک اور ان مقدس پہاڑیوں کا بھی تذکرہ جن کی بلندیوں سے یہ آفتاب عالم تاب درخشاں ہوا تھا۔

چنانچہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ روح الحق اور کلمۃ اللہ بن کر تشریف لائیں گے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ فارقلیط یعنی احمد بن کر تشریف لائیں گے۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے آپ کا تعارف پیش فرمایا۔ میرا محبوب سرخ و سفید ہے سب میں تعریف کیا گیا بالکل محمد صلی اللہ وسلم ہے۔ حضرت حجی نبی نے فرمایا کہ تمام قوموں کی حمد آوے گا۔

اپنی مقدس آسمانی کتابوں میں انہی بشارتوں کو پڑھ کر ساری دنیا کے یہودی اور عیسائی نبی موعود کا انتظار کر رہے تھے۔ یثرب یمن۔ نجران وغیرہ میں یہودی اور عیسائی اسی لیے کثرت سے آباد ہو گئے تھے کہ ان کی مقدس کتابوں میں مولد نبوی کا جو تصور پیش کیا گیا تھا وہ بالکل اسی خطۂ ارض کے مشابہ تھا۔ ان علاقوں کے بسنے والے یہودی اور نصرانی سفر آخرت کرتے وقت اپنے پسماندگان سے یہ وصیت کرجاتے تھے کہ اگر تم نبی موعود کے زمانے کو پالینا تو ہمارا اسلام و سلام ان کی بارگاہ میں پیش کر دینا۔ چنانچہ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔

الذین یتبعون الرسول النبی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ و الانجیل ٥ الذین اٰتینھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ط وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ٥

جو لوگ کہ رسول نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں وہ انھیں لکھا ہوا پاتے ہیں توریت و انجیل میں۔ جنھیں ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اس نبی کریم کو پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں البتہ ان میں کا ایک گروہ جان بوجھ کر حق پوشی کر رہا ہے۔ (پارہ ۲ رکوع ۱) (باقی آئندہ)

نعت پاک

تاج الاتقیا، سراج السالکین حضرت سیدنا شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمۃ کچھوچھوی

محبوب کبریا کے قدم آج آئے ہیں
رشک جہاں ہمارے مکاں کو بنائے ہیں!

کلبے میں ہم غریبوں کے تشریف لائے ہیں
سوتے ہوئے نصیب ہمارے جگائے ہیں!

اب تو جمال اپنا دکھا دیجئے حضور!
عشاق دور دور سے مشتاق آئے ہیں

کیا دھوم مچ رہی ہے درود و سلام کی!
صل علیٰ ملک بھی یہاں سر جھکائے ہیں

اے اشرفی مدینہ میں مدفون ہوں اگر
سمجھیں یہ ہم کہ خلد میں مسکین بنائے ہیں

خبریں

قائم مقام مفتی اعظم ہند کی حج وزیارت سے واپسی

قائم مقام مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری ۱۸ اکتوبر کو حج وزیارت سے سرخرو و کامران ہو کر بریلی شریف تشریف لائے بریلی جنکشن پر ہزاروں کے مجمع نے انکا استقبال کیا اور شاندار جلوس کے ساتھ نو محلہ مسجد تک آئے وہاں نماز شکرانہ ادا کی اور پھر ڈاکٹر پرویز صاحب کی ڈسپنسری میں چائے ناشتہ کیا وہاں سے ڈاکٹر نفیس خاں کی دوکان پر گئے اور پھر جلوس نعرہائے تکبیر ورسالت اور الحاج اختر رضا خاں صاحب زندہ آباد۔ قائمقام مفتی اعظم زندہ آباد کے نعرے بلند کرتا ہوا محلہ سوداگران آیا۔ یہاں علامہ ازہری نے رضا مسجد میں نماز شکرانہ پڑھی۔ آستانہ عالیہ رضویہ پر حاضری دی اور دولت کدہ سرکار مفتی اعظم پر حاضر ہو کر محترمہ نانی صاحبہ اور دیگر اعزہ کو سلام کیا دعائیں لیں اور پھر اپنے دولت کدہ پھاٹک محلہ سوداگران پر تشریف لائے اسی شب دولت کدہ ازہری پر میلاد پاک کی محفل منعقد ہوئی اور سیکڑوں افراد نے دعوت کھائی شہر دیہوں شہر حضرت کے استقبال میں متعدد جلسے ہوئے۔

قائمقام مفتی اعظم کا تبلیغی دورہ

ابھی حضرت کی سفر کی تکان بھی دور نہ ہونے پائی تھی کہ پورنیہ اور سیتامڑھی کا ایک لمبا دورہ کرنا پڑا بہار کے ان اضلاع کے علاوہ دوسرے شہروں اور نیپال کے علاقوں میں بھی حضرت کی تقریریں ہوئیں ہزاروں افراد ان سے مرید بھی ہوئے۔

پورنپور میں جلسہ دستار فضیلت

مدرسہ رضویہ کریم گنج پورنپور میں شاندار جلسہ دستار فضیلت منعقد ہوا۔ پانچ حفاظ کی دستار بندی قائم مقام مفتی اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب کے ہاتھوں ہوئی۔ علامہ ازہری صاحب قبلہ۔ مولانا منان رضا خاں صاحب مدظلہ۔ جناب عبدالنعیم عزیزی مدیر سنی دنیا مولنا صغیر احمد صاحب جوکھن پوری۔ صدر المدرسین مدرسہ رضویہ مولنا مظہر حسین صاحب وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیتی نے نعت ومنقبت سنائیں۔ جلسہ کا اہتمام غلام نبی صاحب جناب حافظ شاکر صاحب اور ارکان مدرسہ نے کیا۔ یہاں بھی علامہ ازہری صاحب سے پچاسیوں افراد مرید ہوئے۔

عُرس مُفسّرِ اعظم

۱۱ر صفر کو نبیرۂ اعلیحضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خانصاحب جیلانی میاں علیہ الرحمہ کا عرس مقدس ۱۱ر صفر کو محلہ خواجہ قطب بر مکان مولانا منان رضا خاں صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت علامہ اختر رضا خانصاحب ازہری۔ حضرت علامہ محمد حسن حقانی اور حضرت علامہ سید محمد عارف صاحب نے تقریریں کیں منظر اسلام مظہر اسلام اور جامعہ نوریہ رضویہ کے کچھ طلبا نے نعت و منقبت پیش کیں۔

عرس رضوی بریلی شریف

سہ روزہ عرس اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اپنی روایتی شان و شوکت کیساتھ ۲۳۔۲۴۔۲۵ر صفر کو اسلامیہ کالج کے گراؤنڈ پر منعقد ہوا اس میں ملک و بیرون ملک کے لگ بھگ ایک لاکھ زائرین نے شرکت کی اور ملک و بیرون ملک کے مشاہیر علماء و مشائخ بھی شریک ہوئے۔

سُنّی کانفرنس بریلی شریف

۲۴ر صفر کو جامعہ نوریہ رضویہ کے وسیع میدان میں دوپہر میں ایک سنی کانفرنس زیر صدارت علامہ اختر رضا خانصاحب منعقد ہوئی جس کا اہتمام مولانا منان رضا خانصاحب نے کیا۔ علامہ حسن رضا خانصاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

جامع مسجد بریلی شریف میں عرس رضوی نوری

۲۵ر صفر کو شب میں معتقد حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ جامعہ مسجد بریلی شریف میں عرس رضوی نوری منعقد ہوا جسمیں قائمقام مفتی اعظم علامہ ازہری صاحب کے علاوہ مولانا حسن رضا خانصاحب۔ مولانا منان رضا خاں صاحب و جناب عبدالنعیم عزیزی نے تقریریں کیں اور طاہر کانپوری نے نعت و منقبت پیش کیں۔

فاتحہ چہلم

نہایت رنج و افسوس کے ساتھ وابستگان سلسلۂ جہانگیریہ آسویہ مریدین فیض العارفین حضرت مولانا شاہ غلام آسی صاحب قبلہ) کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے کہ مخدومہ حضرت پیرانی صاحبہ زوجہ حضرت فیض العارفین مدظلہٗ بتاریخ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز منگل بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب رامپور سے بسلسلۂ علاج اپنے صاحبزادے یزدانی میاں کے ہمراہ جمشید پور آتے ہوئے ردولی شریف کے قریب ٹرین میں ہی انتقال کر گئیں ان کی تدفین ایک بزرگ کے قرب میں مدرسہ دار التصوف مدھپورا ترولہ ضلع گونڈہ میں ہوئی یزدانی میاں کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ فاتحہ چہلم ۱۷ر نومبر ۸۳ء بروز جمعرات مدھپورا ترولہ گونڈہ یوپی میں ہوگی بیرونی حضرات کے قیام و طعام کے انتظامات ہو رہے ہیں جو حضرات نہ آسکیں اپنی اپنی جگہ ضرور ایصال ثواب کریں۔

المعلن

مُبین الہدیٰ نورانی

(یکے از پسماندگان مرحومہ)

دار العلوم قادریہ چریاکوٹ میں عرس مفتی اعظم

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۴ھ بروز سنیچر

دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ میں سرکار مفتیٔ اعظم قدس سرہٗ کا عرس منایا گیا، بعد نماز ظہر طلبہ دارالعلوم نے قرآن خوانی کی اس کے بعد نعت خوانی کا پروگرام عمل میں آیا۔ پھر ناچیز نے اپنے مرشد برحق، سیدی سرکار مفتی اعظم قدس سرہٗ کی سوانح حیات اور خصوصیات پر مختصر طور پر روشنی ڈالی بعدہٗ فاتحہ خوانی اور دعا پر بزم کا اختتام ہوا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی،

بلا شبہ حضور مفتی اعظم کی ذات گرامی محفل علماء میں سید العلماء، بزم فقہا میں امام الفقہاء اور جماعت صوفیہ میں سید الطائفہ تھی۔ گذشتہ اور موجودہ صدی میں آپ جیسا کثیر الکرامت متبع شریعت اور پابند سنّت عالم وصوفی اور شیخ و مرشد دیکھنے میں نہیں آیا۔ یقیناً آپ اسلامیان ہند کیلئے بلکہ مسلمانانِ عالم کے لئے خدا کی ایک عظیم نعمت، نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک زبردست معجزہ اور اولیائے سابقین کی زندہ جاوید یادگار تھے۔ اور جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے نائب و مظہر اور اپنے مرشد طریقت سیدنا ابو الحسین احمد نوری مارہروی علیہ الرحمہ والرضوان کے سچے پرتو اور جانشین تھے۔

گدائے نوری

محمد عبد المبین نعمانی قادری غفرلہٗ

خادم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ

دارالعلوم مظفر العلوم جعفر آباد گونڈہ یوپی

خراجِ عقیدت بحضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان

بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات کی شب مفتی اعظم سلطان المناظرین رئیس العلماء فقیہ عصر امام معقولات و منقولات مجاہد

ملت حضرت علامہ مفتی محمد عتیق الرحمن خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ سرزمین لچھمی نگر راج نیپال میں علمی دنیا میں نا بھرنے کا خلا پیدا فرما کر واصل بحق ہو گئے اور اہل سنت والجماعت کے سبھی افراد کو سوگوار بنا گئے۔ انا للہ۔۔۔۔۔ بسلسلۂ بیسواں جعفر آباد اترولہ گونڈہ کے مرکزی محبوب عظیم درسگاہِ دینی میں تعزیتی جلسہ اور بوڑھے مجاہد کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کا پروگرام پرشکوہ طور پہ ہوا جس میں تقریباً بیس اداروں کے انجمنوں کے نامداروں نے شرکت فرمائی شائقین کا ہجوم تھا علماء و حفّاظ کا سیلاب امنڈ رہا تھا ۸۳ قرانِ کریم کا ختم ہوا جلالۃ العلم علیہ الرحمۃ کے حیات ظاہریہ پہ ولولہ انگیز تقریریں ہوئیں عوام و خواص جوشِ مسرّت سے اچھل رہے تھے فلک بوس نعروں سے زمین تا آسمان کی فضا گونج رہی تھی۔ روحانی فیضان سے پر کیف و جلد آفریں شمع دیکھنے کے قابل تھا تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلاب پاشی طویل و عریض میدان کو معطر کر رہی تھی پانچ بجے شام کو قل شریف ہوا کئی ہزار عوام و خواص خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ حضرت علامہ خالد علی صاحب قبلہ و پیر طریقت پیکر شریعت حضرت علامہ سید بدر الدجیٰ صاحب قبلہ کی زیر قیادت تعزیتی پرشکوہ جلسے کا قیام و سلام پر اختتام ہوا۔ فقط

محمد امین الدین قادری نوری صدر المدرسین

وخادم القوم مولانا محمد یعقوب نوری رضوی

دارالعلوم مظفر العلوم جعفر آباد گونڈہ

سانحۂ ارتحال

آہ! ایک ہمدرد قوم مخلص ملت کا سانحۂ

کا علمبردار جناب حافظ و قاری عبدالمنان خاں عربی رضوی بلیاوی خطیب بڑی مسجد سلی گوڑی ٹاؤن (دارجلنگ) بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو کول فیلڈ سیجوا (دھنباد) میں شہادت پر تقریر کرکے لوٹ کر مرض پیٹ میں مبتلا ہوکر خود جام شہادت نوش فرمالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے پیچھے تین چھوٹے چھوٹے صاحبزادے اور ایک شیر خوار بچی کو چھوڑ گئے ہیں۔ خداوند قدوس مرحوم کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

منجانب:- محمد عثمان غنی قادری رضوی واراکین انجمن رضائے مصطفےٰ

بیک پھول (بلیا)

تنظیم اہلسنت اسلامک مشن

پچپھروہ بازار گونڈہ۔ یوپی

"حادثۂ فاجعہ۔ خبر جانکاہ" بشرف حضرت العلام الفہام ازہری صاحب قبلہ السلام علیکم والرحمہ۔

نہایت قلق واضطراب سے آپکی جناب میں اطلاع دیجاتی ہے کہ آبروئے سنیت، رئیس العلماء، سلطان المناظرین، فقیہہ عصر، محدث عظیم، سلف و خلف کے یادگار حضور سیدی مفتی عتیق الرحمٰن صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گذشتہ ۲۰ محرم الحرام پنجشنبہ کی رات ۱۰ بجے فردوس کی بلندیوں پر اپنے رب کے قرب خاص میں تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ے آسمان انکی لحد پر شبنم افشانی کرے
غنچۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے وطفیل بابائے ملت کے فیوض وبرکات سے سارے جہاں کو متمتع فرمائے۔ اللّٰھم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

والسلام

بحکم صاحبزادگان

منجانب:- مولانا کمال احمد و ڈاکٹر شکیل احمد صاحبزادگان پچپھڑوا

گورکھپور میں عرس اعلیحضرت وسرکار مفتی اعظم کا قل شریف

پسپور مسجد غوثیہ۔ غوثیہ روڈ محلہ قاضی پور نزد درخت املی گورکھپور میں ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ کو سرکار اعلیحضرت اور سرکار مفتی اعظم کو مختلف علمائے کرام خصوصاً مفتی انیس عالم صاحب خلیفہ مفتی اعظم نے خراج عقیدت پیش کی اور دونوں بزرگان دین کا قل شریف دو بجکر ۳۸ منٹ پر ہوا۔ بعد قل جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ادارہ معارف رضا

بیاد اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ محلہ پبلک اسکول اینڈ کالج پاک نگر اکرم روڈ لاہور :- ادارہ معارف رضا کا افتتاح قائمقام مفتی اعظم ہند کے ہاتھوں ماہ مئی ۱۹۸۲ء میں ہوا تھا۔ یہ ادارہ خانوادہ اعلیٰ حضرت کے بزرگوں مثلاً اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مفتی اعظم، مفسر اعظم وغیرہ کے اعراس کے علاوہ مختلف بزرگان دین اور صحابہ کرام کے یوم بھی مناتا ہے اور شہر لاہور میں سنیت یعنی مسلک اعلیحضرت کی ترویج و اشاعت میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتا ہے موقع بموقع مختلف لٹریچرس بھی شائع کرتا ہے اس کے ناظم جناب سید شاہد علی نورانی صاحب خلیفہ اعلیحضرت حضرت سید ایوب علی صاحب کے نبیرہ اور حضرت علامہ ازہری صاحب کے مرید و خلیفہ ہیں جیسا کہ انھوں نے خبر دی ہے یہ اعلیحضرت کے کتب و رسائل چھاپ کر مفت تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور بہت سارے تبلیغی پروگرام بھی پلان میں ہیں۔

ماریشس۔ جنوبی افریقہ اور ہالینڈ میں عرس اعلیحضرت اور یوم رضا :- آج پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے تقریباً ہر ملک میں عرس اعلیحضرت اور یوم رضا منایا جاتا ہے۔ ماریشس جنوبی افریقہ اور ہالینڈ سے اطلاع آئی ہے کہ ان ملکوں میں یہ تقریبات نہایت شاندار طریقہ پر منعقد ہوئیں۔

ہم اجمیر مقدس میں آپ کا استقبال

کرتے ہیں :- سیدی مفتی اعظم کی وکالت کے علاوہ دوسرے علماء و مشائخ کی اجمیر مقدس میں وکالت کا فقیر کو شرف حاصل ہے۔

تاجدار اہلسنت مفتی اعظم عرس اجمیر کے دوران فقیر کے ہی یہاں قیام فرماتے تھے اب ان کے قائم مقام علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ بھی فقیر ہی کے یہاں قیام فرماتے ہیں مفتی اعظم کے مریدان بھی فقیر ہی کے یہاں قیام کرتے ہیں اور اسی کی وکالت میں تاجدار ہند کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں تمامی اہلسنت خصوصاً رضوی حضرات سے اپیل ہے کہ جب بھی اجمیر مقدس حاضر ہوں۔ رجب میں محرم میں یا عیدین کے موقع پر تو فقیر کے یہاں قیام کریں اور اسی کی وکالت میں نذر و نیاز و چادر پوشی وغیرہ کرائیں۔ اگر رجب وغیرہ میں حاضری نہ دے سکیں تو فقیر کے پتے پر رقوم ارسال فرما کر تمام کام انجام پذیر کرا لیں۔

فقیر دعا گو
(خلیفہ مفتی اعظم)
مولوی سید احمد علی رضوی وکیل جادورہ
گدی نشین
رضوی گلی۔ درگاہ اجمیر شریف

شعر

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

اعلیحضرت قدس سرہٗ

عرس چہلم

بابائے ملت سلطان المناظرین قدس سرہٗ العزیز

آہ صد آہ ۲۰ محرم الحرام کی رات مسلکِ اہلسنت کا سلطان المناظرین یادگارِ اسلافِ ملت واقفِ اسرارِ شریعت عارف باللہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی عتیق الرحمٰن قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے رب کے قربِ خاص میں تشریف لے گئے۔

آہ دین کا عارف برزخ میں چلا گیا

۱۴۰۴ھ

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے ؛ سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اسی عظیم شخصیت حکیم الامت کا عرس چہلم اسی بادشاہ علم وفن کے شایانِ شان مورخہ ۲۸ صفر الخیر سنہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز یکشنبہ بتفصیل ذیل پروگرام منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک و بیرون ملک کے سینکڑوں علماء و مشائخ تشریف لا رہے ہیں آپ اپنے احباب کے ساتھ قافلہ در قافلہ آئیں اور روحانی فیوض و برکات سے مستفیض ہوں۔

نظام الاوقات

قرآن خوانی ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۴ھ بعد نماز فجر
مجلس مشاورت و تلامذہ کی نشست ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۴ھ ۲ بجے تا ۳ بجے دن
چادر و گل پوشی ـــــ " " بعد نماز عصر
آغاز جلسہ (تلاوت قرآن حکیم و نعت سرور کونین) ـــــ بعد نماز عشاء
تقریر افتتاحی ـــــ ۹ بجے ـــــ ۴۵ منٹ
خطبۂ استقبالیہ، مقالہ خوانی ـــــ ۱۵ منٹ
قل شریف ـــــ ۱۰ بجے ـــــ تقریری پروگرام ـــــ بعدہٗ اختتام جلسہ صلوٰۃ و سلام

الداعیان: عرس کمیٹی آستانہ عالیہ عتیقیہ لچھمی نگر، کرشنا نگر ضلع کپل وستو، نیپال

ماہنامہ سُنّی دُنیا

۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

گرانی کے سبب ماہنامہ کا سالانہ چندہ ۲۵/۰ کر دیا گیا ہے اور فی کاپی ۲/۵۰ ایجنٹوں کو ۲/۵۰ کاپی کے حساب سے ۳۳٪ کمیشن دیا جائیگا۔ ڈاک خرچ ان کے ذمہ ہوگا۔

غیر ممالک سے رسالہ کا چندہ ۸۵/۰ ہندوستانی سکوں کے برابر لیا جائیگا۔

رسالہ میں معیاری مضامین ومنظومات روانہ کریں اور اپنا پورا پتہ بھی لکھیں تاکہ رسالہ آپ کو بھیجا جاسکے

بیس کاپیوں سے زائد منگانے والوں کو ۴۰٪ کمیشن دیا جائیگا۔

فوز مبین نمبر کی قیمت ۶/ روپے ہے۔

منیجر:- ماہنامہ سُنّی دنیا بریلی شریف

مکتبہ سنّی دنیا

۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

اختر رضا بکڈپو کا نام بدل کر مکتبہ سنّی دنیا کر دیا گیا ہے!
کتب و رسائل، قرآن کریم، فتاویٰ رضویہ کے علاوہ انگشتری، نقوش
طغرے جات وغیرہ بھی طلب کریں ۱/۴ رقم پیشگی روانہ کریں۔
حق و باطل کو پہچانو ۳ (تبلیغی جماعت کے بارے میں)
۵۰ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر حاصل کریں
مفتئ اعظم ھند کی مکمل سوانح و وصال کا حال جاننے کے لئے پڑھیں۔ مفتئ اعظم ہند ۹/۰
اسکے علاوہ مفتئ اعظم ہند ضمیمہ، سامان بخشش اردو، ہندی، ذوق نعت،
۲/- ۶/- ۱۵/-
رسائل رضویہ ۱۲/- وغیرہ بھی منگا کر ضرور مطالعہ کریں۔

منیجر: مکتبہ سنّی دنیا ۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

The Sunni Dunia Monthly
Bareilly.

Regd. No XLIII... 7 [82] VOL - 2

Annual Subscription
Rs. 25-00

Nov-Dec -1983 No-12-13
Per Copy Rs. 5-00

4

BAREILLY 243003